انعامی سلسلہ
ترغیبِ مطالعہ پروگرام

گوہرِ حکمت
(پچیسواں شمارہ)

ملیکۃ العرب سیدہ خدیجۃ الکبریٰ سلام اللہ علیہا

(حصہ سوم)

Green Island Publications
(A Project of GIT)
Karachi - Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گوہرِ حکمت (پچیسواں شمارہ)

ملیکۃ العرب جناب خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام

(حصہ سوم)

ناشر: گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب :	ملیکہ العرب جناب خدیجہ الکبری علیہا السلام (حصہ سوم)
اقتباس از :	الانوار الساطعۃ من الغراء الطاہرۃ خدیجۃ علیہا السلام بنت خویلد
مترجم و کمپوزنگ :	حجۃ الاسلام مولانا شیخ عبد اللہ عترتی
ترتیب :	حجۃ الاسلام مولانا سید ہاشم عباس زیدی
تصحیح :	حجۃ الاسلام مولانا قمر علی لیلانی
ڈیزائنر :	علی رضا بھانجی
تاریخ اشاعت :	ذیقعد ۱۴۴۴ھ
پیشکش :	گرین آئی لینڈ یوتھ فورم (GIYF)
ناشر :	گرین آئی لینڈ پبلیکیشنز (GIP)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خَيْرُ إِخْوَانِكَ مَنْ نَسِيَ ذَنْبَكَ وَذَكَرَ إِحْسَانَكَ إِلَيْهِ

تمہارا بہترین (دینی) بھائی وہ ہے جو اپنے بارے میں تمہاری خطاؤں کو بھول جائے اور اپنے اوپر تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔

(بحارالانوار، جلدی ۷۵،ص۳۷۹)

التماسِ سورۂ فاتحہ

مرحوم محمد تقی ابن راشد موراج
مرحومہ شمیم محمد ابن محمد حسین ماؤجی
مرحوم محمد حسین ماؤجی
ویردی والا خاندان کے تمام مرحومین
فرشتہ خاندان کے تمام مرحومین
پیرانی خاندان کے تمام مرحومین
سومجی خاندان کے تمام مرحومین
مونی خاندان کے تمام مرحومین
مرحومہ سکینہ بانو زوجہ حسن علی والجی
مرحومہ مونا فاطمہ بنت حسین علی وکیل
وکیل خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم آغا جمیل حسین ابن آغا محمد حسین
مرحومہ سیدہ عزیز فاطمہ بنت یوسف علی
مرحوم سید وصی حیدر ابن میر نادر حسین
مرحومہ قریشہ بیگم بنت زوار حسین
مرحومہ طاہرہ خاتون بنت عطرت حسین
مرحوم زرینہ وصی بنت وصی حیدر
مرحوم ندر حیدر ابن وصی حیدر

مرحومہ ناصرہ بنت محسن علی وکیل
مرحومہ امینہ بنت قاسم علی
پوناوالا خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم اکبر علی لیلانی
مرحوم روشن علی لیلانی
مرحومہ گلشن بانو لیلانی
مرحومہ مریم بائی پنجوانی
مرحوم برکت علی پنجوانی
مرحوم مشتاق احمد دھارسی
مرحومہ رشیدہ بانو دھارسی
لیلانی خاندان کے تمام مرحومین
دھارسی خاندان کے تمام مرحومین
مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین
وکیل خاندان کے تمام مرحومین
مرحوم پیار علی ابن نور محمد
مرحومہ کلثوم بنت ابراہیم
مرحوم سلطان علی ابن کریم بھائی
مرحوم محمد حسین سایانی

مرحوم مولانا افتخار حسین گجرانوالہ

مرحومہ منیر فاطمہ بنت غلام حسین

مرحوم محمد سلیم ابن کرم دین

بھوجانی خاندان کے تمام مرحومین

مرچنٹ خاندان کے تمام مرحومین

لیلانی خاندان کے تمام مرحومین

لاکھانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم عون علی ابنِ علاؤ دین راؤجانی

مرحوم عون علی ابن محمد حسین دیوجانی

بیلغام والا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم محمد حسین کنگھی بھائی دیوجانی

راؤجانی خاندان کے تمام مرحومین

آصف رضا کے خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم اکبر علی ابن حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحومہ گل بانو بائی زوجہ باقر علی ڈوسانی (لاکڑاوالا)

مرحومہ امینہ بائی زوجہ اکبر علی حسن علی دیوجانی (تلاجہ والا)

مرحومہ آمینہ بائی زوجہ محمد حسین کنگھی بھائی دیوجانی

مرحوم سید نادر حسین رضوی ابن سید مظہر حسین رضوی

مرحومہ سیدہ کہکشاں پروین بنت سید وصی حیدر رضوی

مرحوم سید مشتاق حسین نقوی ابن سید خادم حسین نقوی

مرحوم سید عطرت حسین رضوی ابن سید قربان علی رضوی

مرحوم سید علمدار رضا رضوی ابن سید محمد مُرتضی رضوی

مرحومہ نسیم بانو زوجہ عون علی راؤجانی بنت عبدالحسین بیلغام والا

مرحومہ سیدہ زاہدہ منور رضوی بنتِ سید وصی حیدر رضوی زوجہ سید منور رضوی

مرحومہ فرزانہ فاضل

مرحوم یونس ابنِ فقیر حسین

مرحوم حاجی عجب علی ابن اکبر علی

مرحوم محمد بلال ابن علی رضا بھوجانی

مرحوم عمران علی ابن اکبر علی

ڈوسانی خاندان کے تمام مرحومین

دیوجانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم باقر علی ڈوسانی (لاکڑاوالا)

گھوگھی خاندان کے تمام مرحومین

ہیمانی خاندان کے تمام مرحومین

وزیر خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم محمد رفیق فرشتہ

مُکھی خاندان کے تمام مرحومین

نورانی خاندان کے تمام مرحومین

پنا خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم اقبال حسین شریف

مرحوم سید سرتاج جعفری

مکانی خاندان کے تمام مرحومین

مرحوم سید محسن جعفری

مرحومہ حبیبہ بی بی

مرحوم مرزا فیروز

قواعد وضوابط

۱۔ سوالنامہ گذشتہ ایڈیشن کی طرح اس بار بھی کتاب کے ساتھ نہیں دیا جائے گا بلکہ مقررہ تاریخ ۱۶جولائی ۲۰۲۳بروز اتوار صبح ۱۲بجے مقررہ علاقے میں معین سینٹرز میں دیا جائے گا۔

۲۔ شرعاً صرف وہی افراد اس مقابلہ میں حصہ لینے کے اہل ہیں جو خود مطالعہ کر کے جواب نامہ پُر کریں۔

۳۔ ترغیب مطالعہ پروگرام میں شمولیت کی اہلیت: کم از کم بارہ سال کی عمر کے لڑکے اور لڑکیاں۔

۴۔ دیئے گئے جوابات میں سے مناسب ترین جواب پر نشان لگائیں لہٰذا ایک سے زائد جواب پر کسی طرح کا نشان نہ لگائے چاہے مٹائے جانے کا نشان ہی کیوں نہ ہو بصورت دیگر جواب غلط شمار ہو گا۔ جوابات اسی کتابچے میں موجود مواد کے مطابق چیک کیے جائیں گے۔

۵۔ دوران امتحان کسی بھی طرح کی نقل یا آپس میں گروپنگ کی گئی تو امتحانی پیپر کینسل کر دیا جائے گا۔

۶۔ امتحان میں ادارے کی طرف سے دیئے گئے کتابچہ کے علاوہ کسی بھی طرح کا دیگر مواد رکھنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

۷۔ خصوصی انعامات اس بار مرد و خواتین میں یکسان قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کئے جائیں گے, جس کی تفصیل ذیل میں ہیں:

خصوصی انعامات

پہلا انعام:- Rs.10,000/   دوسرا انعام:- Rs.8,000/   تیسرا انعام:- Rs.6,000/

چوتھا انعام:- Rs.5,000/   پانچواں انعام:- Rs. 2,500/

نوٹ: ۸۰ فیصد (۳۰/۲۴) نمبر لینے پر ہر نمبر کے عوض بیس روپے بطور انعام دیئے جائیں گے جبکہ ۵۰ فیصد (۳۰/۱۵) نمبر حاصل کرنے پر ہر نمبر کے عوض ۱۰ روپے دیئے جائیں گے۔

نوٹ: ۷۵ فیصد سے زائد نمبر لینے والے تمام شرکاء کے درمیان قرعہ اندازی کے ذریعے دو خوش نصیبوں کو فل اور ہاف پیکج پر بائی روڈ ایران زیارت پر بھیجا جائے گا۔

۸۔ یہ سلسلہ آن لائن (Audio, Urdu, English & Roman Book) کی صورت میں دستیاب ہے۔

نوٹ: گوہر حکمت کی آن لائن رجسٹریشن فیس ۲۰۰روپے رکھی گئی ہے۔

۹۔ کسی بھی طرح کی معلومات کے لیے خصوصا بیرون ملک رہنے والے مومنین ہمارے ای میل پر رابطہ کریں:
giyf@greenislandtrust.org

۸۔ کتابچہ ۶ جنوری سے ۴ فروری ۲۰۲۳ تک درج ذیل ان سینٹرز سے حاصل کرسکتے ہیں:

- GIYF، امتل اپارٹمنٹ، سولجر بازار نمبر ۱ (صبح ۱۱ سے شام ۷)
- GIWW، راہین ایوینیو، سولجر بازار نمبر ۲ (صبح ۱۰ سے ۱۲ اور شام ۴ سے ۷)
- محمد علی بک ڈپو، سولجر بازار (صبح ۱۱ سے رات ۸)
- اے ۱۱۴ / ۱۴۵، سروے نمبر ۱۷ ،۴، ملیر (0310-2360183)
- مسجد وحدت المسلمین، چشتی نگر (0312-9743508)
- بقیۃ اللہ اکیڈمی، گلگتی محلہ، نیو میانوالی کالونی، منگھو پیر روڈ (0345-2844736)
- جامع مسجد خدیجہ الکبری، سیکٹر نمبر ۱۱، بلدیہ ٹاؤن (0321-2954620)
- گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول امپھری، پنیال روڈ، گلگت (0310-0775595)
- خیر النساء اکیڈمی، نزد عبد اللہ ہسپتال، اسکردو، بلتستان (0344-9511393)
- مدرسہِ زہرا (باری ماما)، شادمان، بالمقابل اسکالر کالج، لاہور (0321-5550763)
- ۹۵۶–۹۵۷، LMQ روڈ، بالمقابل TCS آفس، ملتان (0321-3389300)
- جامع مسجد و مرکزی امام بارگاہ جعفریہ اسٹیل ٹاؤن (0300-2059989)
- امام بارگاہ شاہِ کربلا، اولڈ رضویہ، گولیمار (0306-2099612)
- مدرسہ قمر بنی ہاشم پٹی پورہ استور میر پرنٹنگ پریس میر مارکیٹ استور جی بی

۱۰۔ نتائج کا اعلان ۵ اگست ۲۰۲۳ء کو کیا جائے گا۔

۱۱۔ ۱۲ اگست ۲۰۲۳ء تک انعامات وصول نہ کیے گئے تو ادارہ ذمہ دار نہ ہو گا۔

۱۲۔ اس کتابچہ سے متعلق تجاویز یا شکایات ادارہ کے e-mail پر بھیجی جاسکتی ہیں، لیکن انتظامیہ کا فیصلہ حتمی تصور کیا جائے گا۔

فہرست

پیش لفظ ۸

فضائل جناب خدیجہ علیہاالسلام ۹

حضرت خدیجہ علیہاالسلام اللہ عزوجل کی منتخب خاتون ۹

جنت حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی مشتاق ہے ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر سے ہوئی ۱۴

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آواز دی: خدیجہ علیہاالسلام کہاں ہیں؟ ۱۹

حضرت خدیجہ علیہاالسلام اور قرآن ۲۲

حضرت خدیجہ علیہاالسلام میری امت کی صدیقہ ہیں ۲۴

حضرت خدیجہ علیہاالسلام اور امیر المومنین علیہ السلام ۲۵

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی امیر المومنین علیہ السلام سے محبت ۲۷

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کا امیر المومنین علیہ السلام کو تلاش کرنا ۲۹

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کا جود و کرم ۳۳

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے علم کے بارے میں ۳۴

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی وفات کے متعلق ۳۹

خاتمہ ۵۱

سیدہ خدیجہ علیہاالسلام کی زیارت ۵۱

پیش لفظ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

کتب بینی اور مطالعہ کا شوق قوموں کی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اقوامِ عالم میں جس انداز سے یہ شوق اپنی جگہ بنا چکا ہے، اس اعتبار سے ہماری قوم کو ابھی بہت محنت کرنا ہے۔ البتہ یہ بات عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ اس سلسلے میں مختلف اداروں نے کام شروع کر دیا ہے۔ "گوہر حکمت" کے نام سے ترغیبِ مطالعہ کا یہ سلسلہ جو ۲۰۱۱ء سے جاری ہے، یہ بھی ایسی ہی ایک چھوٹی سی کوشش ہے تاکہ قوم میں شوقِ مطالعہ اُجاگر کیا جائے۔

گرین آئی لینڈ یوتھ فورم کی خواہش ہے کہ بچوں اور نوجوانوں میں شوقِ مطالعہ کو فروغ دینے کے لئے اپنی سعی و کوشش کی جائے۔ اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے اس بار بھی اس کتابچہ کے لیئے مواد معروف کتاب "الانوار الساطعۃ من الغراء الطاھرۃ خدیجۃ علیہا السلام بنت خویلد" کے مصنف، الشیخ غالب السیلاوي سے اقتباس لیا گیا ہے۔ اس کتاب میں مولف نے سیرت جناب خدیجۃ الکبری علیہا السلام کو مختلف عنوانات کے تحت عمدگی سے تصنیف کیا ہے۔ اردو دان طبقے کے لئے زبان کی سلاست کے پیش نظر اصل متن سے تقابل کرتے ہوئے کئی مقامات پر اردو ترجمے میں کئی اصلاحات بھی کی گئی ہیں۔

مطالعہ میں غور طلبی کے عنصر کو باقی رکھنے کے لئے مختصر کتابچے کی صورت میں کچھ سوالات بھی دیئے گئے ہیں تاکہ دورانِ مطالعہ ان سوالات کے جوابات کو حاصل کرنے کے لئے توجہ بھی باقی رہے۔

کمسن نوجوانوں کے شوق کو دیکھتے ہوئے کم از کم ۱۲ سال کی عمر تک کے لڑکوں اور لڑکیوں کو اس پروگرام میں شمولیت کا اہل قرار دیا گیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ سے زیادہ عمر کی حد ہٹا کر ہر عمر کے مرد و خواتین کو اس پروگرام میں شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

برادران ارجمند قبلہ مولانا سید ہاشم عباس زیدی، مولانا مصطفی علی وکیل، مولانا مجتبیٰ حسن جیوانی اور مولانا قمر علی لیلانی صاحبان کا میں نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اس پراجیکٹ کو مکمل طور پر سنبھالا بلکہ نہایت ہی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

خداوند متعال سے دعا گو ہوں کہ وہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور ہم سب کو ناصرانِ امام علیہ السلام میں شامل فرمائے۔

والسلام

مولانا غلام رضا روحانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل جناب خدیجہ علیہا السلام

حضرت خدیجہ علیہا السلام اللہ عزوجل کی منتخب خاتون

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے موسی بن بکر سے انہوں امام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ بے شک اللہ عزوجل نے ہر چیز میں چار کا انتخاب کیا۔ ملائکہ میں سے حضرات جبرئیل، میکائیل، اسرائیل، ملک الموت علیہم السلام، نیز انبیاء میں سے چار کا انتخاب کیا حضرات ابراہیم، داؤد، موسی علیہم السلام اور میرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، گھروں (خاندانوں) میں سے چار گھر اختیار کیے اور فرمایا: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَ نُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿آل عمران: ۳۳﴾۔ ترجمہ: بے شک اللہ نے آدم، نوح، خاندانِ ابراہیم علیہم السلام اور خاندانِ عمران علیہم السلام کو سارے جہانوں سے منتخب کیا ہے۔

شہروں میں سے چار شہروں کا انتخاب کیا۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ وَطُورِ سِينِينَ وَهَٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ﴿التین: ۱-۴﴾۔ قسم ہے انجیر اور زیتون کی (۱) اور طُورِ سینا کی (۲) اور پُر امن شہر (مکہ) کی (۳)۔ "تین" سے مراد شہر مدینہ "زیتون" سے مراد بیت المقدس اور "طور" سے مراد کوفہ، پر امن شہر سے مراد مکہ ہے، خواتین میں سے چار کا انتخاب کیا حضرت مریم علیہا السلام، آسیہ علیہا السلام، خدیجہ علیہا السلام اور فاطمہ علیہا السلام۔

حج میں سے چار چیزوں کا انتخاب کیا ''ثج''، ''عج''، ''احرام'' اور طواف، ثج سے مراد نحر ہے۔ عج سے مراد لوگوں کے لبیک کہنے کی آوازیں ہیں، مہینوں میں سے چار کا انتخاب کیا ہے رجب، شوال، ذو القعدہ اور ذوالحجہ۔ دنوں میں چار کا انتخاب کیا یوم الجمعہ، یوم الترویہ (۸ ذی الحجہ)، یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) اور یوم نحر (عید الاضحیٰ)۔[۱]

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اضافے کے ساتھ ذکر کیا ہے: کلام میں سے (چار کلمات کا انتخاب کیا) سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، صدیقین میں سے جن کا انتخاب کیا وہ ہیں یوسف صدیق، حبیب النجار، علی ابن ابی طالب علیہم السلام، شہداء میں سے جن کا انتخاب کیا تو وہ ہیں حضرت یحیی بن زکریا، جرجیس نبی، حمزہ بن عبد المطلب اور جعفر طیار علیہم السلام۔[۲]

چوتھے صدیق کا ذکر نہیں کیا ہے روایت میں شاید وہ مومن آل فرعون جیسا کہ بہت سی روایات میں ذکر ہوا ہے بہر حال اللہ عزوجل امور کی حقیقتوں سے واقف ہے۔

خوارزمی نے نقل کیا ہے: اللہ تعالی نے دنوں میں سے چار کا انتخاب کیا اور مہینوں میں سے چار کا نیز عورتوں میں سے چار کا اور وہ ہیں حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام، حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام جو عالمین کی خواتین میں سے سب سے پہلے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے کر آئیں تھیں، حضرت آسیہ علیہا السلام فرعون کی عورت اور حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اہل جنت کی خواتین کی سربراہ ہیں۔[۳]

۱۔ الخصال، باب الأربعة: ص ۲۲۵ جماعة المدرسين قم

۲۔ البحار: ج ۹۴ ص ۴۷۔

۳۔ مقتل الحسين عليه السلام: ص ۲۵ مكتبة المفيد۔

علامہ فرات الکوفی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو سلیم الخولانی سے روایت نقل کی ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرت عائشہ (جو کہ ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں) کے پاس تشریف لے کر گئے تو وہ دونوں ایک دوسرے پر فخر و مباہات کر رہی تھیں اور دونوں کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں سے وجہ دریافت کی تو دونوں نے اصل بات بیان کر دی۔

وہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ عزوجل نے حضرت آدم و نوح و آل ابراہیم و آل عمران، علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر علیہم السلام فاطمہ و خدیجہ علیہما السلام کو عالمین میں چنا ہے۔[1] اسی مضمون کی روایت در منثور نے بھی روایت کی ہے۔

میں کہتا ہوں: یہ روایت آیہ مبارکہ کی تفسیر کر رہی ہے اور اصطفاء کی معنی بیان کر رہی ہے کیوں کہ اس میں قرینے کے طور پر حضرت حمزہ و جعفر رضی اللہ عنہما اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کا ذکر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ آیہ مبارکہ میں اصطفاء کے معنی امامت و عصمت کے نہیں ہیں، جیسا کہ بعض دیگر روایات میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے، جیسا کہ تفسیر نور الثقلین میں روایت ہے بلکہ قرینے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں پر اصطفاء کا معنی غیر پر فضیلت ثابت کرنی ہے۔

واضح الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں: جن حضرات علیہم السلام کے اسماء کا ذکر ہوا ہے وہ دیگر افراد سے افضل ہیں۔ اب یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا ہے کہ لفظ اصطفاء امیر المومنین علیہ السلام اور حسنین علیہما السلام کے بارے میں تو دیگر اخبار و روایات میں امامت و عصمت کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور جب آئمہ علیہم السلام کے غیر کے لیے استعمال ہو تو ہم تفضیل کے معنی کو اختیار کر رہے ہیں؟

۱۔ تفسیر فرات الکوفي: ص ۲۳ انتشارات الداوري قم۔

تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے: یہ قول و اعتراض برخلاف ہے سیاق اور اس آیہ مبارکہ کی تفسیر کے جو اس خبر میں ذکر ہوئی ہے۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے ریان بن الصلت سے روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: امام رضا علیہ السلام مرو میں مامون کی مجلس میں شریک ہوئے مامون نے کہا: کیا اللہ عزوجل نے عترت علیہم السلام کو دیگر لوگوں پر فضیلت و برتری عطا کی ہے؟

تو امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل نے دوسرے لوگوں پر عترت علیہم السلام کی فضیلت کو اپنی محکم کتاب میں ظاہر کیا ہے۔ یہ سن کر مامون نے کہا: کتاب اللہ عزوجل میں کس جگہ پر ظاہر کیا ہے؟

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل کے اس ارشاد میں: إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٣﴾ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِن بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٤﴾ ﴿آل عمران﴾۔ بے شک اللہ نے آدم، نوح، خاندانِ ابراہیم اور خاندانِ عمران کو سارے جہانوں سے منتخب کیا ہے جو ایک نسل ہے جن کے بعض بعض سے ہیں (یہ اولاد ہے ایک دوسرے کی) اور خدا بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔[1]

دیگر الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں: اصطفاء کا لفظ کلام میں موجود مناسبت اور سیاق کلام کے اعتبار سے مختلف معانی دیتا ہے۔

جنت حضرت خدیجہ علیہا السلام کی مشتاق ہے

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے: کتاب مولد فاطمہ علیہا السلام مولف ابن بابویہ میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت خواتین میں سے چار کی مشتاق ہے حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام،

۱۔ عیون أخبار الرضا: ج۱ ص۲۰۸ الأعلمي۔

آسیہ بنت مزاحم علیہاالسلام فرعون کی عورت، جو جنت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہوں گی، حضرت خدیجہ علیہاالسلام جو کہ دنیا و آخرت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں، اور فاطمہ علیہاالسلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔[1]

میں کہتا ہوں: یہ حدیث شبیہ ہے اس حدیث کے جس میں مذکور ہے کہ جنت حضرت علی علیہ السلام ،عمار، سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہم کی مشتاق ہے۔

قلم ان لوگوں کے بارے میں کیا بیان کر سکتا ہے جن کی طرف جنت مشتاق ہو صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین۔

وجہ القمیین ثقہ شیخ صفار رحمۃ اللہ علیہ نے ابو بصیر سے روایت کیا ہے: میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا۔ امام علیہ السلام نے اپنا پاؤں زمین پر مارا کہ اچانک سے ایک سمندر ظاہر ہو گیا جس میں چاندی کی کشتیاں چل رہی تھیں۔ امام علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا یہاں تک کہ ایک خیموں والی جگہ پہنچے۔ وہ خیمے چاندی سے بنے ہوئے تھے۔ امام علیہ السلام ان خیموں میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد باہر آئے اور فرمایا: تم نے وہ خیمہ دیکھا جس کے اندر میں پہلے داخل ہوا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ تھا اور دوسرا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا، تیسرا حضرت فاطمہ علیہاالسلام ، چوتھا حضرت خدیجہ علیہاالسلام ، پانچواں خیمہ حضرت امام حسن علیہ السلام کا اور چھٹا امام حسین علیہ السلام کا تھا، ساتواں علی ابن الحسین علیہماالسلام کا آٹھواں میرے والد علیہ السلام اور نواں میرا خیمہ تھا، ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جس کی وفات ہو جائے اور اس کا یہاں پر خیمہ نہ ہو۔[2]

۱۔ البحار: ج۴۳ ص۵۵

۲۔ بصائر الدرجات: ص۴۰۵ ط المرعشي قم. علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ (البحار: ج۴۷ ص۹۱ ب.)، سید عبد اللہ شبر رحمۃ اللہ علیہ (حق الیقین في معرفۃ أصول الدین: ج۲ ص۸۸.) اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

یہ روایت حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی عظیم عظمت پر دلالت کر رہی ہے کیوں کہ وہ اس فضل عظیم میں آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہیں۔

نیز روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدہ خدیجہ علیہاالسلام کے فضائل و کمال کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا کیوں کہ کوئی بھی ایک اس خبر کے معانی کو درک نہیں کر سکتا، نیز یہ کہ خیمے کہاں پر ہیں اور ملائکہ مقربین میں سے کون ہیں جنہوں نے ان خیموں کو بنایا اور ان خیموں کے اندر کیا ہے، اور نہ ہی لوگوں میں سے کوئی ہے جو اس عالم تک پہنچ سکے سوائے آئمہ اطہار علیہم السلام اور آپ علیہم السلام کے اصحاب کے لیکن وہ بھی ان آئمہ اطہار علیہم السلام کے ذریعے سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر سے ہوئی

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے فضائل میں سے ہے کہ حضرت محمد مصطفی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان کی طرف اسی مقدس گھر سے تشریف لے گئے تھے جس کو زمانہ جاہلیت میں "بنان" کہا جاتا تھا اور زمانہ اسلام میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی زندگی کے آخری لحظے تک یہ گھر ملائکہ اور وحی کے نزول کی جگہ رہا ہے، نیز حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک طویل عرصے تک اسی گھر میں رہے۔

اس گھر سے اسلام کی ابتداء ہوئی اور اسلام نے یہیں سے ترقی کی اور لوگوں میں پھیل گیا۔ اسی گھر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام براق پر آتے اور اس کو حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر کے دروازے پر کھڑا کرتے۔

شیخ اعظم مرتضی انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مناسک: ص ۱۲۷ میں ذکر کیا ہے: "مکہ میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر کی زیارت کرنا مستحب ہے"۔

میں کہتا ہوں اس فتوی پر اگر کوئی مخصوص دلیل موجود نہ بھی ہو تب بھی وہ خصوصیات کافی ہیں جو اس گھر کی اوپر مذکورہ تحریر میں بیان کی گئی ہے۔

ابن بطوطہ نے کہا ہے: مقدس مقامات میں سے ایک مقام مسجد الحرام کے قریب قبۂ وحی ہے اور وہ ام المومنین حضرت خدیجہ علیہاالسلام کا گھر ہے۔

یہاں پر میں ایک مہم چیز کی طرف اشارہ کر رہا ہوں اور وہ تمام وہ اہم واقعات ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر میں رونما ہوئے مثلا اسلام کی ابتدا جو اس پاک گھر سے ظاہر ہوئی۔ نیز یہ گھر شروع کے مسلمانوں کی آماجگاہ ہوا کرتا تھا۔ نیز اس گھر میں رونما ہونے والے اہم واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہاالسلام کو حکم دیا کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کی بیعت کریں، اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کریں گے انشاء اللہ۔ انہی اہم واقعات میں سے ایک یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقدس گھر سے آسمانوں کی سیر پر روانہ ہوئے تھے اور دیگر اہم واقعات بھی اس گھر کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان تمام اہم واقعات کا حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر میں رونما ہونا ظاہر کرتا ہے کہ یہ خاتون بڑی قابل اور باصلاحیت خاتون تھیں اور ان کے برعکس کسی اور میں اس طرح کی لیاقت و قابلیت نہیں تھی۔

دیگر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ان مہم قضایا و واقعات کے لیے ایک ظرف اور پاک جگہ کی ضرورت تھی، اتنا پاک کہ یہ الہی واقعات وہاں پر رونما ہو سکیں اور اس جگہ پر ٹھہر سکیں اور یہی بیتِ حضرت خدیجہ علیہاالسلام اس قدر پاک ظرف اور اس قدر تحمل پذیر تھا کہ ان انوار قدسیہ کو برداشت کر سکا۔

یہ اللہ عزوجل کا فضل اور اس کی مرضی ہے جس پر چاہے فضل کر سکتا ہے۔ معراج کے بارے میں فقیہ کبیر مفسر و محدث عالم جلیل القدر قطب الدین راوندی صاحب کتاب فقہ القرآن اور دیگر کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں:

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان پر سیر کی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام براق لے کر حاضر ہوئے اس کا قد خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا، اس کے اوپر دو پر تھے، یاقوت کی زین جس میں ہر رنگ نظر آرہا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کو حضرت خدیجہ علیہا السلام کے دروازے پر کھڑا کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ براق خوشی سے جھوم رہا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام باہر آئے اور اس سے کہا: خاموش ہو جاؤ کیوں کہ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ عزوجل کو اپنی مخلوق میں سب سے محبوب تمہارے اوپر سوار ہونے جا رہے ہیں تو پھر وہ پُرسکون ہو گیا۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے اور اس پر رات کے وقت سوار ہوئے، بیت المقدس کی طرف رخ کیا۔ وہاں پر ایک بزرگ نے استقبال کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بتایا یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ابراہیم علیہ السلام ہیں، وہاں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رک گئے۔ ایسے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری سے نیچے اترنا چاہا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں، اللہ عزوجل نے انبیاء علیہم السلام میں سے جس کو چاہا وہاں پر حاضر کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اذان دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی۔

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے اس ارشاد کے ذیل میں فرمایا: فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِن قَبْلِكَ ﴿یونس: ۹۴﴾۔ ترجمہ: ''اگر (بالفرض) آپ کو اس (قرآن میں) کچھ شک ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے تو پھر ان لوگوں سے پوچھ لو جو آپ سے پہلے کتابیں (توریت و انجیل وغیرہ) پڑھتے رہتے

PUNJATAN TABARRUKAT CENTRE

• House of Largets Quality Tabarrukat with •
Worldwide Delivery

/PUNJATANTABARUKAT /OFFICIAL.PUNJATAN WWW.PUNJATAN.COM +92333-2352775

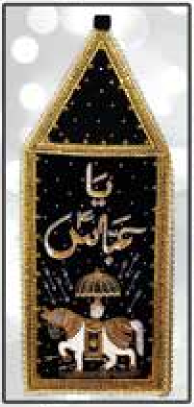

MFC
MEHBOOB FOOD CENTRE
CATERING & KITCHEN SERVICES
MEHBOOB FOOD CENTRE
CATERING & KITCHEN SERVICES
اب ہر موقع بنے اور بھی یادگار
جب مزیدار پکوان ہوں ہر موقع
پر آپ کے ساتھ
• بیف پلاؤ • مٹن کنا • چکن قورمہ
• چکن پلاؤ • باربی کیو • چکن کڑاہی
• چکن بریانی • حلیم • چکن وائٹ روسٹ
• وائٹ بریانی
رول - سموسہ - شامی کباب - نرگسی کباب
چکن اسٹک - چکن وون ٹون - کٹلٹس - چکن منٹ رول
تندوری دودھ والی روٹی، شیرمال، تافتان وغیرہ ہمہ وقت دستیاب ہیں۔
شادی بیاہ ہو یا پکنک، نیاز ہو یا مجالس
بہترین کوالٹی، ذائقہ اور معیار کی
گزشتہ 21 سالوں سے ایک ہی پہچان
محبوب فوڈ سینٹر اینڈ کیٹرنگ سروسز
mehboob_food
MFCEATQUALITY
G-1 Mannan Manzil Opposite
Taj Petrol Pump Soldier Bazar
2 Karachi, Sindh, Pakistan
For Delivery, Takeaway Or
Reservation Please Call
02132239834 | 02132250409
03009217766 | 03333897493

ہیں۔" یہ وہ انبیاء علیہم السلام تھے جن کو جمع کیا تھا: لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۔﴿یونس:۹۴﴾۔ ترجمہ:" بے شک آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ کے پاس حق آیا ہے لہٰذا ہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا"۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شک نہیں کیا تھا اس لیے سوال نہیں کیا۔[1]

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آواز دی: خدیجہ علیہا السلام کہاں ہیں؟

فرات الکوفی نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا: میں آپ علیہ السلام پر قربان جاؤں، اے فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی دادی فاطمہ علیہا السلام کی فضیلت میں کوئی حدیث بیان کریں کہ جب میں شیعوں کو وہ حدیث سناؤں تو وہ بہت خوش ہوں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے میرے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا تو انبیاء و رسل علیہم السلام کے لیے نور کے منبر تیار کیے جائیں گے۔ میرا منبر انبیاء علیہم السلام کے منبروں میں سب سے اوپر ہو گا۔ اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خطبہ دو۔ پس اس کے بعد میں ایسا خطبہ بیان کروں گا جو انبیاء و رسل علیہم السلام نے پہلے کبھی نہیں سنا ہو گا۔

اس کے بعد اوصیاء علیہم السلام کے لیے نور کے منبر تیار کیے جائیں گے۔ میرے وصی علی ابن ابی طالب علیہما السلام کا منبر ان منبروں کے درمیان میں نصب کیا جائے گا اور وہ سب سے اونچا ہو گا۔ اس کے بعد

[1] ۔ الخرائج والجرائح: ج۱ ص۸۴ مؤسسة الإمام المهدي علیہ السلام قم۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا: اے علی علیہ السلام! خطبہ بیان کرو۔ پس حضرت علی علیہ السلام ایسا خطبہ بیان کریں گے جو اوصیاء علیہم السلام نے پہلے کبھی نہ سنا ہو گا۔

اس کے بعد انبیاء علیہم السلام کی اولاد کے لیے منبروں کو نصب کیا جائے گا جو کہ نور کے منبر ہوں گے۔ پس میرے دونوں بیٹوں سبطین اور میری پوری زندگی کی خوشبو (حسن و حسین علیہما السلام) کے لیے نور کا منبر تیار کیا جائے گا۔ پھر ان دونوں سے خطبہ بیان کرنے کے لیے کہا جائے گا۔ وہ ایسا خطبہ بیان کریں گے جو انبیاء علیہم السلام کی اولاد نے پہلے کبھی نہیں سنا ہو گا۔

اس کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام آواز دیں گے کہ فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ حضرت خدیجہ علیہا السلام بنت خویلد کہاں ہیں؟ حضرت مریم علیہا السلام بنت عمران کہاں ہیں؟ جناب آسیہ علیہا السلام بنت مزاحم کہاں ہیں؟ ام کلثوم علیہا السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کی والدہ کہاں ہیں؟

پس وہ سب کھڑی ہو جائیں گی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہو گا: اے لوگو! بتاؤ آج کرم کرنے والی کس کی ذات ہے؟ اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، حسن، حسین علیہم السلام اور فاطمہ علیہا السلام سب کہیں گے: اللہ کی ذات ہے، جو اکیلا قہار ہے۔

اس کے بعد اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا: اے لوگو! میں نے کرم کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، حسن، حسین علیہم السلام اور فاطمہ علیہا السلام کے لیے قرار دیا ہے۔ اے لوگو! گردنیں جھکاؤ اور آنکھیں بند کرو کیوں کہ فاطمہ علیہا السلام جنت کی طرف جا رہی ہیں۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی لے کر آئیں گے، جس کی پیشانی پر نقش نگار کیا ہوا ہو گا اس کی نکیل لؤلؤ کی ہو گی، کجاوہ مرجان سے بنا ہو گا، حضرت زہراء علیہا السلام کے سامنے آ کر بیٹھ جائے گی۔ آپ علیہا السلام اس پر سوار ہوں گی، ایک لاکھ فرشتے دائیں طرف سے چل رہے ہوں گے اور ایک لاکھ فرشتے سواری کو اپنے پروں پر لے کر چل رہے ہوں

گے، یہاں تک کہ جناب سیدہ علیہا السلام جنت کے دروازے تک پہنچ جائیں گی، جب حضرت زہراء علیہا السلام جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گی تو متوجہ ہوں گی۔

پس اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا، ”اے میرے حبیب کی بیٹی! تمہارا دھیان کس طرف ہے حالانکہ میں نے تم کو اپنی جنت میں داخل ہونے کا حکم دیا ہے“۔ جناب سیدہ علیہا السلام فرمائیں گیں: ”اے میرے ربّ میں چاہتی ہوں کہ آج جیسے دن میں، مجھے پہچانا جائے“۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا: اے میرے حبیب کی بیٹی واپس جاؤ اور دیکھو جس کے بھی دل میں تمہاری یا تمہارے اولاد میں سے کسی کی محبت ہے اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں لے جاؤ۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر رضی اللہ عنہ! اللہ کی قسم اس روز سیدہ علیہا السلام کے شیعوں کو اس طرح تلاش کیا جائے گا اور چن کر الگ کیا جائے گا، جس طرح پرندہ بیکار دانوں کو کھانے والے دانوں سے الگ کرتا ہے، جب جناب سیدہ علیہا السلام کے شیعہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ایک خیال ڈالے گا اور وہ متوجہ ہو جائیں گے، اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا اے میرے دوستو! تم لوگوں کے ذہن میں کیا ہے، میرے حبیب کی بیٹی نے تم لوگوں کے بارے میں سفارش کی ہے؟

وہ لوگ کہیں گے: اے ہمارے ربّ ہم چاہتے ہیں کہ آج جیسے دن میں ہم کو پہچانا جائے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہو گا: اے میرے دوستو! واپس جاؤ اور دیکھو جس شخص نے بھی تم لوگوں سے فاطمہ علیہا السلام کی وجہ سے محبت کی ہو، یا فاطمہ علیہا السلام کی محبت کی وجہ سے تم لوگوں کو کچھ کھلایا ہو، یا کچھ پہنایا ہو یا کچھ پلایا ہو یا کسی نے تم لوگوں کی غیبت کی اجازت نہ دی ہو فاطمہ علیہا السلام کی محبت کی وجہ سے، جاؤ ایسے شخص کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کرو۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل کی قسم لوگوں میں سے کوئی باقی نہیں بچے گا سوائے شک کرنے والے اور کافر یا منافق کے۔ جب وہ اپنے طبقات پر پہنچ جائیں گے تو آواز دیں گے: فَمَا لَنَا مِن شَافِعِينَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ﴿۱۰۱﴾ ﴿الشعراء﴾۔ نہ اب ہمارا کوئی سفارشی ہے۔(۱۰۰) اور نہ کوئی مخلص دوست۔(۱۰۱)۔

پس وہ کہیں گے: فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿۱۰۲﴾۔﴿الشعراء﴾۔ کاش! ہم دوبارہ (دنیا میں) بھیجے جاتے تو ضرور ہم اہلِ ایمان سے ہو جاتے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہیہات ہیہات (ایسا ممکن نہیں) جو خواہش وہ کریں گے وہ پوری نہیں ہوگی: وَلَوْ رُدُّوا لَعَادُوا لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿الأنعام:۲۸﴾۔ (وہ ایسے ناہنجار ہیں کہ) اگر انہیں واپس بھیج دیا جائے تب بھی وہی کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور یقیناً وہ بالکل جھوٹے ہیں۔[1]

حضرت خدیجہ علیہا السلام اور قرآن

سید متبحر علامہ ہاشم بحرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مخالفین کے طرق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ عزوجل کا ارشاد: وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ﴿غافر: ۵۸﴾۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ اندھا اور بینا یکساں ہو جائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اندھا ابو جہل اور بینا امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔ اور نہ ہی ظلمات و نور برابر ہیں، پس ظلمات ابو جہل اور نور امیر المومنین علیہ السلام ہیں۔

۱۔ تفسیر فرات الکوفي: ص۲۹۸ط وزارۃ الإرشاد۔

وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُورُ ﴿فاطر:۲۱﴾۔ نہ ٹھنڈی چھاؤں اور دھوپ کی تپش ایک جیسی ہے۔ ٹھنڈی چھاؤں امیر المومنین علیہ السلام کا سایہ ہے جنت میں اور دھوپ کی تپش یعنی ابو جہل کے لیے جہنم کا ہونا۔ اس کے بعد ان سب کو جمع کیا، اور کہا: زندہ اور مردہ لوگ برابر نہیں ہیں پس زندہ لوگ حضرت علی، حمزہ، جعفر، حسن، حسین علیہم السلام ہیں اور فاطمہ و خدیجہ علیہما السلام ہیں، مردہ لوگ مکہ کے کفار ہیں۔[1]

حاکم حسکانی حنفی نے ابو سعید سے اللہ عزوجل کے ارشاد: وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا۔ ﴿الفرقان ۷۴﴾ کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا: اے جبرئیل علیہ السلام! ''ازواجنا'' [ہماری زوجات] سے مراد کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا: حضرت خدیجہ علیہا السلام، فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: من ذریاتنا [ہماری ذریت] سے مراد کون ہیں؟ تو کہا: حضرت فاطمہ علیہا السلام اور قرة عین [آنکھوں کی ٹھنڈک] سے کون مراد ہیں؟ تو کہا: الحسن والحسین علیہما السلام۔ فرمایا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: **واجعلنا للمتقین اماما** [اور ہمیں متقین کا امام بنا] (وہ کون ہے) تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: وہ علی علیہ السلام ہیں۔[2]

حکیم فیض کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ نیز اس آیت کی تفسیر نبوت و قرآن اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کی گئی ہے کیوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پوری اولاد حضرت خدیجہ علیہا السلام میں سے سوائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے۔[3]

۱۔ البرھان: ج۳ص ۳۶۱ دار التفسیر قم۔

۲۔ شواھد التنزیل: ج۱ص ۴۱۶ الأعلمي. وتأويل الآيات الطاهرة: ج۱ص ۳۸۵۔

۳۔ علم الیقین في أصول الدین: ج۲ص ۹۸۶ دار البلاغة۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے: راوی کہتا ہے میں نے ان سے اللہ عزوجل کے ارشاد کے بارے میں پوچھا: أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ﴿الضحی: ٦﴾۔ ترجمہ: کیا خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یتیم نہیں پایا؟ تو پناہ کی جگہ دی؟۔

تو کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یتیم اس لیے کہا گیا ہے کہ روئے زمین پر اولین و آخرین میں سے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظیر نہیں تھا۔ تو اللہ عزوجل نے اپنی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا ﴿الضحی: ٦﴾۔ ترجمہ: کیا خدا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یتیم نہیں پایا؟ یعنی: اکیلا جس کا کوئی نظیر نہیں تھا: فَآوَىٰ ﴿الضحی: ٦﴾۔ تو پناہ کی جگہ دی؟۔ یعنی لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت کو جانا اللہ تعالی کی طرف سے: وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ﴿٨﴾ ﴿الضحی﴾۔ ترجمہ: [اور اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نادار پایا سو مالدار بنا دیا]۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کی نظر میں نادار تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مال و دولت نہیں ہے تو اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدیجہ علیہا السلام کے مال کے ذریعے سے غنی کر دیا۔[1]

حضرت خدیجہ علیہا السلام میری امت کی صدیقہ ہیں

ابن مغازلی نے ابن عمر سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں: جبرئیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے پس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وہ بیان کیا جس وجہ سے ان کو بھیجا گیا تھا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محو گفتگو تھے کہ اچانک سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کا وہاں سے گزر ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کون ہیں؟

۱۔ معاني الأخبار: ص ۵۳ جماعة المدرسين قم۔

تو آنحضرت صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ میری امت کی صدیقہ ہیں۔

حضرت جبرئیل عَلَیْهِ السَّلَام نے کہا: میرے پاس ان کے لیے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک پیغام ہے، وہ یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام پر سلام بھیج رہا ہے اور ان کو جنت میں ایک گھر کی خوش خبری دے رہا ہے، جو کہ بانس سے بنا ہے اور وہ کھیل کود سے دور ہے اور نہ ہی اس میں تھکا دینے والی کوئی چیز ہے۔

یہ سن کر حضرت خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سلام ہے اور ان کی طرف سے ہی سلام ہے اور (اے اللہ کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم) آپ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم پر سلام ہو۔

پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّم وہ کیسا گھر ہے؟ فرمایا: لؤلؤ (موتیوں) کا گھر ہو گا۔ جو جناب مریم عَلَیْهَا السَّلَام و آسیہ بنت مزاحم عَلَیْهَا السَّلَام کے گھروں کے درمیان ہے۔ وہ دونوں (یعنی جناب خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام اور آسیہ عَلَیْهَا السَّلَام) جنت میں میری ازواج میں سے ہوں گی۔[1] اسی مضمون کی روایت حافظ ابن کثیر نے بھی ذکر کی ہے مراجعہ کریں۔ (البدایۃ والنہایۃ: ج ۲ ص ۶۲)

حضرت خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام اور امیر المومنین عَلَیْهِ السَّلَام

حضرت خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام کے فضائل اور وہ خصوصیات جن میں حضرت خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے وہ یہ ہے کہ آپ عَلَیْهَا السَّلَام نے حضرت امیر المومنین عَلَیْهِ السَّلَام کی تربیت کی اور حضرت خدیجہ عَلَیْهَا السَّلَام کے لیے یہی فخر کافی ہے کہ آپ عَلَیْهَا السَّلَام نے مولی الموحدین امام علی ابن ابی طالب عَلَیْهِمَا السَّلَام کی پرورش کی۔

۱۔ مناقب علي بن أبي طالب عَلَیْهِ السَّلَام: ص ۳۳۸۔

دوسرے الفاظ میں: امیر المومنین علیہ السلام کی پرورش کے لیے ایک طاہر و مطہر گود کی ضرورت تھی۔ اس طرح کے طاہر و مطہر ظرف کا کوئی بھی متحمل نہیں ہو سکتا خواہ اس کی کچھ بھی خصوصیات ہوں بلکہ لازم ہے کہ وہ ظرف ایک معصوم کو گود میں لینے کے قابل ہو چنانچہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت اسد کو یہ فضل و فخر حاصل ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی اسی طرح حضرت خدیجہ علیہا السلام کو یہ مقام حاصل ہے۔ اس موضوع پر مزید راہنمائی علامہ ابن شہر آشوب رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے حاصل ہوتی ہے:

اس کے بعد یہ ہوا کہ حضرت ابو طالب علیہ السلام اور فاطمہ بنت اسد علیہا السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت خدیجہ علیہا السلام نے علی علیہ السلام کی پرورش کی۔ طبری و بلاذری کی تاریخ، واحدی و ثعلبی اور شرف النبی کی تفسیر، خوارزمی کی اربعین، البستی کی درجات محفوظ، محمد بن اسحاق کی مغازی، ابو یوسف النسوی کی معرفۃ میں، مجاہد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب حضرت علی علیہ السلام کو گود لیا تھا تو اس وقت ان کی عمر ۶ سال تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی اتنی ہی عمر تھی جب حضرت ابو طالب علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گود لیا تھا۔ پس حضرت خدیجہ علیہا السلام و مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہ السلام کی پرورش کی یہاں تک کہ اسلام کا زمانہ آن پہنچا۔

علامہ باعونی شافعی نے نقل کیا ہے: حضرت ابو طالب علیہ السلام نے اپنی زوجہ فاطمہ بنت اسد علیہا السلام امام علی علیہ السلام کی والدہ سے کہا: اے فاطمہ علیہا السلام! ہم جب کھانا کھا رہے ہیں اس میں علی علیہ السلام موجود نہیں ہے؟ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے کہا: (قد تألفته خديجة علیہا السلام) حضرت خدیجہ بنت خویلد علیہا السلام نے ان علیہ السلام کو اپنے ساتھ مانوس کر دیا ہے۔[1]

---

[1] ۔جواهر المطالب في مناقب علي بن أبي طالب (علیہ السلام): ج ۱ ص ۳۹ مجمع إحياء الثقافة قم۔

علامہ زبیدی نے لفظ "تالف" کے معنی یوں بیان کیے ہیں: فلاں نے فلاں کو مانوس کیا۔ یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا ہو، اس کی دل جوئی کی ہو اور پیار و محبت سے پیش آیا ہو، اس کے ساتھ اُنسیت پیدا کی ہو یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے۔[1]

محترم قارئین کرام! آپ حضرت فاطمہ بنت اسد علیہاالسلام کے جملے پر غور کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ خدیجہ علیہاالسلام نے علی علیہ السلام کو مانوس کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد لفظ کے معنی کی طرف نگاہ کریں اور محسوس کریں کہ حضرت خدیجہ علیہاالسلام کس قدر حضرت علی علیہ السلام سے محبت کرتی تھیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے ذکر کیا ہے: حضرت علی علیہ السلام نے حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر میں پرورش پائی حالانکہ کم سنی میں ہی حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے گھر میں منتقل ہوئے تھے۔ اس کے بعد آپ علیہ السلام نے حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی بیٹی سے شادی کی پس معلوم ہوا کہ اہل بیت نبوی علیہم السلام کا مرکز و محور حضرت خدیجہ علیہاالسلام ہی ہیں اور ان کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔[2]

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی امیر المومنین علیہ السلام سے محبت

جب سیدہ طاہرہ خدیجہ علیہاالسلام کو وصی کی وصایت اور مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منصب خلافت اور وصی علیہ السلام سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے بارے میں علم ہوا تو آپ علیہاالسلام کے دل میں وصی علیہ السلام کی محبت پیدا ہوگئی۔ آپ علیہاالسلام امیر المومنین علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت کرتی تھیں، اس محبت کی وجہ آپ علیہاالسلام کا کامل الایمان ہونا تھا اور یہ کہ آپ علیہاالسلام شرع مقدس کے ہر حکم کو دل و جان سے قبول کرتی تھیں۔

---

[1] ۔ تاج العروس: ج٦ ص ۴۵۔

[2] ۔ فتح الباري بشرح البخاري: ج٧ ص١٠٩ دار إحياء التراث۔

آپ علیہا السلام امیر المومنین علیہ السلام کی محبت پر بہت حریص تھیں، آپ علیہ السلام کو عمدہ لباس زیب تن کراتی تھیں، جب امام علیہ السلام کہیں جانا چاہتے تھے تو آپ علیہ السلام کے ساتھ اپنے غلاموں کو بھیجتی تھیں۔

آپ علیہا السلام ہر طرح سے امام علی علیہ السلام کی حفاظت کرتی تھیں حضوصاً جب آپ علیہا السلام کو یہ معرفت حاصل ہوئی کہ علی ابن ابی طالب علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ جزء ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوسکتے اور نہ ہی ایک دوسرے سے جدا ہوں گے۔

دوسرے الفاظ میں: جس طرح جناب سیدہ خدیجہ علیہا السلام نے اسلام کو قبول کیا اور صاحب دین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سر تسلیم خم کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پناہ محبت کی اسی ملاک کے تحت ہی آپ علیہا السلام نے صاحب دین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر کے سامنے سر تسلیم خم کیا۔ میری نظر میں یہ آپ علیہا السلام کے فضائل میں سے ایک اہم فضیلت ہے کیوں کہ بالفرض وصی علیہ السلام سے اس قدر محبت نہ ہوتی اور ان کے سامنے سر تسلیم خم نہ ہوتا تو آپ علیہا السلام اس عظیم منزلت تک نہیں پہنچ پاتیں اور نہ ہی سیدہ نساء یا افضل نساء اہل جنت قرار پاتیں کیوں کہ وصی علیہ السلام کے سامنے سر تسلیم خم کیے بغیر اور اس کی محبت کے بغیر کسی شخص کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی خواہ اس کی معاشرتی وسیاسی اور اقتصادی کتنی بڑی شخصیت ہی کیوں نہ ہو، جس قدر امیر المومنین علیہ السلام سے محبت خالص اور قوی ہو تو اس کی محبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے جڑ جائے گی اور اللہ عزوجل کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ فریقین کی متواتر روایات میں ذکر ہوا ہے جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ عزوجل سے محبت کی اور جس نے علی علیہ السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا۔[1]

---

[1] ۔ کنز العمال: ج ۱۱ ص ۶۲۲

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا وصی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے کا بہت عجیب انداز تھا۔ جب وہ امیر المومنین علیہ السلام کو عمدہ لباس زیب تن کراتیں تو اس میں بیش بہا ہیرے و جواہر مرصع کرتی تھیں، جس سے دیکھنے والوں کے منہ کھلے رہ جاتے تھے۔ جناب سیدہ علیہا السلام کے غلام ان لوگوں کی حیرت دیکھ کر وضاحت کرتے کہ: یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہے اور وہ سب سے زیادہ ان علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں اور وہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور جو ان پر سکون کو نازل کرتا ہے۔ اس بات کا علم مورخ وعالم علامہ مسعودی کے بیان سے ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی حضرت خدیجہ علیہا السلام کے ساتھ ہوئی تو جناب خدیجہ علیہا السلام کو حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں معلوم ہوا پس آپ علیہا السلام بہت ہی اعلی و عمدہ لباس حضرت علیہ السلام کو زیب تن کراتی تھیں، اس لباس میں ہیرے و جواہر جڑے ہوتے تھے اور آپ علیہا السلام امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ اپنی کنیزیں بھیجا کرتی تھیں وہ کہتی تھیں یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہے اور وہ کائنات میں سب سے زیادہ ان سے محبت کرتے ہیں اور خدیجہ علیہا السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں اور جو اس پر سکینہ و وقار نازل کرتا ہے۔[1]

حضرت خدیجہ علیہا السلام کا امیر المومنین علیہ السلام کو تلاش کرنا

فرات الکوفی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار سے نکلے اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کے گھر تشریف لے کر آئے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غم و پریشانی سے نڈھال ہو رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت خدیجہ علیہا السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا وجہ

---

[1] ۔ اِثبات الوصیۃ: ص ۱۴۴ ط انصاریان قم۔

ہے جو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس قدر غم و پریشانی سے نڈھال دیکھ رہی ہوں حالانکہ جب سے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوں کبھی اس قدر پریشان نہیں دیکھا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے علی علیہ السلام کا غائب ہو جانا پریشان کر رہا ہے۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہ مسلمان دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے ہیں باقی ان میں سے آٹھ لوگ بچے تھے جو آج رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات لوگ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے محض ایک شخص کے غائب ہونے کہ وجہ سے اس قدر پریشان ہو رہے ہیں؟!

یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غضبناک ہوئے اور فرمایا: اے خدیجہ علیہا السلام! اللہ تعالی نے مجھے علی علیہ السلام کے بارے میں تین چیزیں دنیا میں دی ہیں اور تین آخرت میں۔ جو تین چیزیں مجھے دنیا میں دی ہیں ان میں سے مجھے اس بات کا خوف نہیں ہے کہ ان کی موت واقع ہو گی یا ان کو قتل کر دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ عزوجل مجھے اس کا وقت نہ بتادے لیکن مجھے علی علیہ السلام کے بارے میں ایک چیز کا خوف ہے۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بتائیں کہ دنیا و آخرت کی وہ تینوں چیزیں کیا ہیں اور وہ ایک چیز کیا ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوف ہے تو میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جاؤں گی اور علی علیہ السلام کو تلاش کر کے آؤں گی مگر یہ کہ میرے اور ان کے درمیان موت رکاوٹ ہو جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خدیجہ علیہا السلام بے شک اللہ تعالی نے علی علیہ السلام کے بارے میں دنیا میں جو چیزیں عطا کی ہیں وہ یہ ہیں کہ میری موت کے وقت مجھے علی علیہ السلام غسل دے گا، اور علی علیہ السلام کے بارے میں اس دنیا میں جو چیز دی ہے وہ یہ ہے کہ وہ ۳۴ جنگجوؤں کو قتل کرے گا اپنے مرنے یا قتل

ہونے سے پہلے اور علی علیہ السلام کے بارے میں آخرت میں جو چیزیں عطا کی ہیں وہ یہ کہ علی علیہ السلام شفاعت کے روز موجود ہوں گے اور علی علیہ السلام کے بارے میں آخرت میں جو چیز عطا کی ہے وہ یہ ہے کہ قیامت کے روز میں جس چابی سے جنت کے دروازے کو کھولوں گا وہ چابی علی علیہ السلام لے کر آئے گا، نیز مجھے قیامت کے روز چار عَلَم دیئے جائیں گے۔ پس لوائے حمد (حمد والا پرچم) میرے ہاتھ میں ہو گا اور لوائے تہلیل میں علی علیہ السلام کو دوں گا اور ان کو پہلے گروہ کے پاس بھیجوں گا۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کا حساب آسان ہو گا اور جنت میں بغیر حساب کے داخل ہوں گے۔ لوائے تکبیر حمزہ علیہ السلام کو دوں گا اور ان کو دوسرے گروہ کے پاس بھیجوں گا۔ لوائے تسبیح جعفر طیار علیہ السلام کو دوں گا اور ان کو تیسرے گروہ کے پاس بھیجوں گا، پھر میں اپنی امت میں کھڑا ہو جاؤں گا یہاں تک کہ شفاعت کروں گا ان کی اور اس کے بعد میں آگے چلوں گا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے پیچھے ہوں گے یہاں تک کہ میں اپنی امت کو جنت میں داخل کروں گا لیکن (اِس وقت میں علی علیہ السلام کے بارے میں) پریشان اس لیے ہوں کہ قریش کے جاہل لوگ ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ یہ سن کر حضرت خدیجہ علیہا السلام اپنے اونٹ پر سوار ہوئیں اور حضرت علی علیہ السلام کی تلاش میں نکل پڑیں۔ پس اچانک سے کسی شخص کو دیکھا تو اس پر سلام کیا تاکہ جب وہ جواب دے تو معلوم ہو سکے کہ وہ علی علیہ السلام ہیں یا کوئی اور ہے۔

تو اس نے جواب دیا: وعلیک السلام۔ کیا آپ خدیجہ علیہا السلام ہیں؟

تو آپ علیہا السلام نے فرمایا: جی ہاں، اس کے بعد آپ علیہا السلام نے اونٹ کو بٹھایا اور فرمایا: میرے ماں باپ آپ علیہ السلام پر قربان ہوں آپ علیہ السلام اونٹ پر سوار ہوں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے زیادہ سوار ہونے کا حق آپ علیہا السلام کو ہے، پس چلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے سے جا کر خوشخبری سنائیں اور میں بھی (پیدل چلتے

ہوئے) گھر پہنچ جاؤں گا۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے دروازے پر آکر اونٹ کو بٹھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چت لیٹے ہوئے سیدھا ہاتھ سینے سے ناف تک ہاتھ پھیر رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: اے میرے اللہ عزوجل میری پریشانی کو دور کر اور میرے دل کو میرے خلیل علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ذریعے سے ٹھنڈک پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا تین بار دہرائی تو حضرت خدیجہ علیہا السلام نے عرض کی: بے شک اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کو قبول فرمایا ہے۔ یہ سن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے بیٹھ گئے اور ہاتھ بلند کر کے فرمایا: شکر ہے جواب دینے والے کا اور یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گیارہ بار دہرایا۔[1]

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے: (امام علی علیہ السلام کی شہادت کے وقت) امام حسن علیہ السلام نے بلند آواز سے گریہ تو امام علی علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا: اے میرے بیٹے آج کے بعد اپنے والد علیہ السلام کے بارے میں پریشان نہیں ہونا۔ یہ تمہارے نانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، یہ تمہاری نانی خدیجہ الکبری علیہا السلام اور تمہاری ماں فاطمہ زہراء علیہا السلام ہیں اور حور عین بڑے پر تپاک سے استقبال کے لیے انتظار کر رہے ہیں پس تم اپنے آپ کو سنبھالو اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرو اور رونے سے رک جاؤ کیوں کہ ملائکہ آسمان پر چلے گئے ہیں۔[2]

مؤلف کہتے ہیں: یہ امام امیر المومنین علیہ السلام کی طرف سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی قدر و منزلت کے بارے میں گواہی ہے۔

---

[1] ۔ تفسیر فرات الکوفی: ص ۵۴۷۔

[2] ۔ البحار: ج ۴۲ ص ۲۸۳۔

حضرت خدیجہ علیہاالسلام کا جود و کرم

حضرت خدیجہ علیہاالسلام بہت بڑے جود و کرم کی مالکن تھیں اور آپ علیہاالسلام کی یہ صفت بہت ہی معروف و مشہور تھی۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت ابو طالب علیہ السلام نے اپنے خطبے میں کہا تھا: میرے بھتیجے نے تم لوگوں کی کریمہ جو کہ جود و سخاء سے متصف ہے، کا رشتہ بھیجا ہے۔ یہ خطبہ تزویج کے باب میں گزر گیا ہے، وہاں پر ملاحظہ کریں۔

نیز حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے جود و سخاء پر یہ روایت دلالت کر رہی ہے جس کو ابن الاثیر نے ذکر کیا ہے: **قَدِمَتْ عَلَيْهِ حليمة فَشَكَتْ إِلَيْهِ جَدْبَ الْبِلَادِ، فكلّم لَهَا خَدِيجَةَ فأَعْطَتْها أَرْبَعين شَاةً وبَعِيراً مُوَقَّعاً للظَّعِينة۔**

ترجمہ: دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور قحط و خشک سالی کی شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں حضرت خدیجہ علیہاالسلام سے بات کی تو حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے انہیں چالیس بھیڑیں اور ایسے اونٹ دیے جن پر کجاوؤں کے نشانات تھے۔[1]

محترم قارئین کرام! حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی جود و سخا کی کمیت و کیفیت کو ملاحظہ کریں بلکہ حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے فخر کے لیے حضرت ابو طالب علیہ السلام کا گزشتہ قول ہی کافی ہے۔

۱۔ النهاية في غريب الحديث: ج۵ ص۲۱۵ ط القاهرة مصر۔

علامہ بیہقی نے نقل کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے کوئی خاتون خدیجہ علیہا السلام سے بہترین نہیں دیکھی میں اور میرے صحابہؓ جب بھی واپس آتے تھے تو خدیجہ علیہا السلام ہمارے لیے طعام کا بندو بست کر کے رکھتی تھیں۔[1]

یہ حضرت معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گواہی ہے حضرت خدیجہ علیہا السلام کے بارے میں جس کے بعد کسی اور گواہی کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے علم کے بارے میں

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے علوم کے بارے میں یہ ہے کہ وہ تعبیر خواب کی عالمہ تھیں۔ حالانکہ یہ علم مشکل علوم میں سے ایک ہے نیز یہ ایک خفیہ علوم میں سے ہے جس کے مطالب عالیہ پر عام انسان دسترس حاصل نہیں کر سکتا سوائے اللہ عزوجل کی فضل و رحمت کے۔

لہذا ہم دیکھتے ہیں کہ اس علم میں اول درجہ انبیاء کرام علیہم السلام و اوصیاء علیہم السلام کا ہے، ان کے بعد ان کے خاص پیروکاروں کا اور ان کے بعد اہل علم و عمل کا نمبر آتا ہے۔

اگر کوئی اس علم کا اہل ہے تو ان کی تعداد بہت ہی کم ہے، جو چیز دلالت کر رہی ہے کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام تعبیر خواب کی عالمہ تھیں۔ اس کے لیئے چند نصوص ہیں جن کا ذکر علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے۔

۱۔ دلائل النبوۃ: ج ا ص ۹۰ دار الکتب العلمیۃ۔

15 YEARS OF
FOOD SERVICE
Pirani
FACEBOOK.COM/PIRANICATERERS
PIRANIFOODCENTER@GMAIL.COM
0332-4727211
0321-3641896

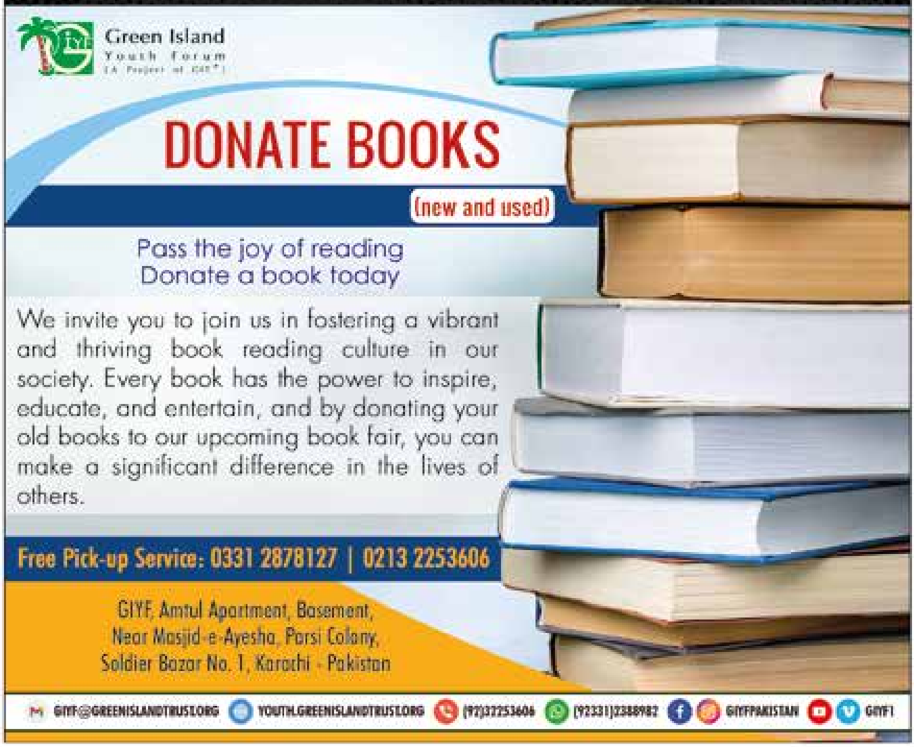

Green Island
Youth Forum
DONATE BOOKS
(new and used)
Pass the joy of reading
Donate a book today
We invite you to join us in fostering a vibrant and thriving book reading culture in our society. Every book has the power to inspire, educate, and entertain, and by donating your old books to our upcoming book fair, you can make a significant difference in the lives of others.
Free Pick-up Service: 0331 2878127 | 0213 2253606
GIYF, Amtul Apartment, Basement,
Near Masjid-e-Ayesha, Parsi Colony,
Soldier Bazar No. 1, Karachi - Pakistan
GIYF@GREENISLANDTRUST.ORG
YOUTH.GREENISLANDTRUST.ORG
(92)32253606
(92331)2388982
GIYFPAKISTAN
GIYF1

MI Traders

LOOKING FOR NEW TYRES?

JUST A CALL AWAY

DEALS IN NEW TYRES AND TUBES

CALL NOW!
+92 322 822 8411

MITRADERSTIRE

MAZ Automobile

Need a Car ?

Lets find a Perfect one for you

Deals in New & Used Cars

mazgroup14@gmail.com

CALL NOW!
+92 322 8228411

علامہ الدولابی نے کہاہے: رسول اللہ ﷺ کے ابتدائے زمانے میں آپ ﷺ نے خواب دیکھا اور پریشان ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس خواب کا ذکر اپنی شریک حیات حضرت خدیجہ علیہا السلام سے کیا، تو آپ علیہا السلام نے فرمایا: خوشخبری ہو بے شک اللہ عزوجل آپ ﷺ کے ساتھ خیر کا معاملہ کرے گا۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر اٹھایا اور وہاں بٹھایا جہاں اللہ عزوجل کی منشا تھی اور رسول اللہ ﷺ کو اللہ عزوجل کی طرف سے منصب رسالت کی بشارت دی یہاں تک آپ ﷺ کو اطمئنان حاصل ہوا، اس کے بعد کہا: پڑھیئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں کس طرح پڑھوں؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ۔ ترجمہ: (اے رسول ﷺ) پڑھیے! اپنے پروردگار کے نام سے جس نے خلق کیا۔ اس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھیے! اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔

پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے ربّ کی طرف سے دیا گیا منصب قبول کیا اور جو کچھ حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ عزوجل کی طرف سے لے کر آئے اس کی اتباع کی اور اپنے گھر والوں کی طرف واپس تشریف لے کر آئے۔ جب آپ ﷺ حضرت خدیجہ علیہا السلام کے پاس آئے تو فرمایا ﷺ: کیا تم نے دیکھا؟ جو کچھ میں تم کو اپنے خواب کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ پس جبرئیل علیہ السلام نے بلند کیا اور آپ ﷺ نے جو کچھ اللہ عزوجل کی طرف سے آپ ﷺ کے پاس آیا اور جو سنا، اس سب کی خبر حضرت خدیجہ علیہا السلام کو دے دی۔

پس حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا: بشارت ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کا معاملہ کرے گا، پس جو اللہ عزوجل نے دیا ہے اس کو قبول کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقیقی رسول ہیں۔[1]

اس حدیث میں ہمارے دعوی کی دلیل حضرت خدیجہ علیہا السلام کے یہ جملے ہیں: "آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہو"، "اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خیر کا معاملہ کرے گا" ورنہ حضرت خدیجہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان جملوں کے ذریعے سے کس طرح جواب دے سکتی تھیں۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے ادیان کے بارے میں بھی معلومات رکھتی تھیں، وہ اس طرح سے کہ آپ علیہا السلام کے چچا اور ایک قول کے مطابق چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل جیسا کہ ان کے بارے میں بعض روایات ہیں کہ وہ نصاری کے علماء میں سے ایک تھے، اس نے تمام کتب کو پڑھ رکھا تھا چنانچہ۔ الکافی کی روایت میں بیان ہے جو کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کے تزویج کے متعلق تھی۔ نیز اس کے پاس حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے کی کتاب تھی، جس میں طلاسم و نقوش تھے، حضرت خدیجہ علیہا السلام نے ان سے تعلیم حاصل کی تھی۔ علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ذکر کیا ہے وہ اس بات پر وضاحت کے ساتھ دلالت کر رہا ہے۔

مزید بر آں یہ کہ آپ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قریب ترین شخصیت تھیں اور سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت حاصل کی۔

دیگر الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ: حضرت خدیجہ علیہا السلام علم کے معدن و مخزن کے قریب ترین تھیں، کوئی بھی حکم جب صادر ہوتا تو اس کی اطلاع سب سے پہلے حاصل کرتی تھیں اور

۱۔ البحار: ج ۱۶ ص ۱۰۔

مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ حکم وصول کرتی تھیں۔ مختصر یہ کہ آپ علیہا السلام کا گھر فرشتوں اور وحی کے نزول کی جگہ تھی۔

علامہ ابن مغازلی کہتے ہیں: اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن و ہدایت نازل کی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھیں۔[1]

حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات کے متعلق

کتاب شجرہ طوبیٰ میں مذکور ہے: جب حضرت خدیجہ علیہا السلام کا مرض شدت اختیار کر گیا تو فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری وصیتیں سنیں۔۔۔ تیسری وصیت میں اپنی بیٹی سے بیان کروں گی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچائے گی کیونکہ میں مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ذکر کرتے ہوئے حیا محسوس ہو رہی ہے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور حجرے سے باہر نکل گئے۔

جناب خدیجہ علیہا السلام نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور کہا: اے میری پیاری بیٹی! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! اپنے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہو کہ میری والدہ علیہا السلام کہہ رہی ہیں کہ مجھے قبر سے خوف آرہا ہے، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ والی چادر مانگ رہی ہوں جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزول وحی کے وقت پہنتے ہیں کہ مجھے اس چادر کا کفن دیں۔ حضرت زہرا علیہا السلام نے جا کر اپنے والد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات بیان کر دی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور وہ چادر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے حوالے کر کے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی طرف روانہ ہوئے۔ اس کام سے حضرت خدیجہ علیہا السلام کو بہت خوشی محسوس ہوئی۔

۱۔ مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام، ابن المغازلي الشافعي: ص۳۳۶ المكتبة الإسلامية طهران۔

جب حضرت خدیجہ علیہاالسلام کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجہیز و تکفین اور حنوط کے امور انجام دیئے اور جب کفن پہنانے کا ارادہ کیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے شک اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام بھیجا ہے اور تحیت و اکرام سے مخصوص قرار دیا ہے۔ ذات خداوندی کا فرمان ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! خدیجہ علیہاالسلام کا کفن ہماری طرف سے ہو گا کیوں کہ اس نے اپنا سارا مال ہماری راہ میں خرچ کیا ہے۔ پس حضرت جبرئیل علیہ السلام کفن لے کر آئے اور عرض کی: اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کفن خدیجہ علیہاالسلام کا ہے اور یہ کفن جنت سے آیا ہے جسے اللہ عزوجل نے حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے اپنی چادر کا کفن دیا اور اس کے اوپر وہ کفن دیا جو حضرت جبرئیل علیہ السلام لے کر آئے تھے۔ اس طرح حضرت خدیجہ علیہاالسلام کو دو کفن دیئے گئے ایک کفن اللہ عزوجل کی طرف سے اور ایک کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل کی ہے: دَخَلَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى خَدِيجَةَ وَ هِيَ لِمَا بِهَا فَقَالَ لَهَا بِالرَّغْمِ مِنَّا مَا نَرَى بِكِ يَا خَدِيجَةُ فَإِذَا قَدِمْتِ عَلَى ضَرَائِرِكِ فَأَقْرِئِيهِنَّ اَلسَّلاَمَ فَقَالَتْ مَنْ هُنَّ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ كُلْثُمُ أُخْتُ مُوسَى وَ آسِيَةُ اِمْرَأَةُ فِرْعَوْنَ قَالَتْ بِالرِّفَاءِ يَا رَسُولَ اَللّٰهِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہاالسلام کے پاس آئے حالانکہ وہ حالت نزع میں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ علیہاالسلام سے فرمایا: آپ علیہاالسلام کی یہ حالت نہیں دیکھی جا سکتی۔ اے خدیجہ علیہاالسلام پس جب اپنی سوکنوں کے پاس پہنچو تو ان کو سلام کہنا۔ حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے عرض کیا: وہ کون ہوں گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فرمایا: مریم بنت عمران علیہاالسلام اور کلثوم علیہاالسلام حضرت موسی علیہ السلام کی بہن اور آسیہ علیہاالسلام فرعون کی عورت۔

حضرت خدیجہ علیہاالسلام نے عرض کی: خوشحالی ہو یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ [1]

مجلسی اول رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی شرح کرتے ہوئے ذکر کیا ہے:

وَهِیَ لِمَا بِهَا: یعنی حضرت خدیجہ علیہاالسلام حالت نزع میں تھیں۔

بِالرَّغْمِ مِنَّا مَا نَرَی یعنی ہم سے آپ علیہاالسلام کی موت کا منظر نہیں دیکھا جاتا اے خدیجہ علیہاالسلام!، یہ جملہ غم واندوہ کی کیفیت کو بیان کرنے کے لیے معروف ومشہور تھا۔

فَإِذَا قَدِمْتِ عَلَى ضَرَائِرِكِ۔ (جب اپنی سوکنوں کے پاس پہنچو) یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جناب خدیجہ علیہاالسلام کو جنت کی بشارت ہے اور مذکورہ خواتین کو سوکن اس لیے فرمایا کہ وہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات میں سے ہوں گیں۔

قَالَتْ بِالرِّفَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ۔ یعنی ازدواج پر برکت ہو اور ان میں پیار ومحبت ہو، یہ وہ جملہ جو دور جاہلیت میں مبارکباد دینے کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ [2]

مجلسی ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعلان نبوت کے دسویں سال میں حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات ہو جاتی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت ابو طالب علیہ السلام کا جنازہ دیکھنا پڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے چچا جان بے شک آپ نے صلہ رحم کو بطور احسن انجام دیا اور اللہ عزوجل آپ کو بہترین جزاء خیر دے۔

۱۔ من لایحضرہ الفقیہ: ج ۱ ص ۸۴۔

۲۔ روضۃ المتقین: ج ۱ ص ۳۶۴۔

اسی سال میں حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات کے چند دن بعد حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات ہوئی۔ جب وہ اپنے آخری مرض میں مبتلا تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے کر آئے اور فرمایا: اے خدیجہ علیہا السلام! میں تمہیں اس تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا حالانکہ اللہ عزوجل نے تکلیف سہنے میں بہت زیادہ خیر رکھا ہے۔ کیا تم نہیں جانتی کہ اللہ عزوجل نے تمہارے ساتھ جنت میں میری شادی مریم بنت عمران علیہا السلام اور کلثوم علیہا السلام حضرت موسی علیہ السلام کی بہن اور آسیہ علیہا السلام فرعون کی عورت سے کرائی ہے۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے فرمایا: کیا اللہ عزوجل نے ایسا کر دیا ہے اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کہا: خوشحالی و ترقی ہو۔

جس وقت حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات ہوئی ان کی عمر مبارک ۶۵ سال تھی، حجون (مکہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے) میں دفن کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہا السلام کو قبر میں اتارا۔ اس زمانے میں نماز جنازہ کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔[1]

علامہ ذہبی نے ذکر کیا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت غمگین رہنے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پریشانی ہونے لگی۔[2]

علامہ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ اور بحار الانوار کے مانند روایت نقل کی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہا السلام کے پاس آئے تو وہ اپنی جان اپنے خالق

۱۔ البحار: ج۱۹ص ۲۰۔

۲۔ سیر أعلام النبلاء: ج۲ص ۱۱۶۔

حقیقی کو سپرد کرنے والے تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خدیجہ علیہا السلام تمہارا یہ حال دیکھ کر مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔[1]

محدث مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے: وہ کہتی ہیں کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام نے وقت وفات گریہ کیا تو میں نے کہا: کیا آپ علیہا السلام رو رہی ہیں حالانکہ آپ علیہا السلام تو سیدہ نساء العالمین ہیں آپ علیہا السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں اور آپ علیہا السلام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے جنت کی بشارت ملی ہوئی ہے؟!

فرمایا علیہا السلام: اس لیے نہیں رو رہی ہوں، بات یہ ہے کہ ہر عورت کو شادی کی پہلی رات ایسی عورت کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی راز دار ہو اور اس کی ضروریات کو پورا کرے۔ فاطمہ علیہا السلام ابھی کم سن ہے مجھے ڈر ہے کہ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ان چیزوں کی ضرورت ہو گی تو کوئی ان کی مدد کرنے والی خاتون نہیں ہو گی۔

یہ سن کر میں نے کہا: اے میری شہزادی میرا آپ علیہا السلام سے وعدہ ہے اگر میں زندہ رہی تو اس آپ علیہا السلام کی ذمہ داریوں کو میں انجام دوں گی۔

پس جب وہ رات ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو نکل جانے کا حکم دیا اور جب خود باہر جانا چاہ رہے تھے تو ان کو میرا سایہ نظر آیا، فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ فرمایا: کیا میں نے تمہیں نکل جانے کا حکم نہیں دیا تھا؟

۱۔ مجمع البیان: ج ۱۰ ص ۸۰۶ ناصر خسرو طھران۔

میں نے عرض کی: جی بالکل اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم عدولی کرنا نہیں تھا، لیکن میں نے حضرت خدیجہ علیہا السلام سے ایک وعدہ کیا تھا اور پھر پورا واقعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیان کیا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے دعا کی۔[1]

خوارزمی نے نقل کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہا السلام اپنی بیوی کے پاس گئے جب وہ حالت احتضار میں تھیں، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے موت کی تکلیف کی شکایت کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گریہ کیا اور ان کے لیے دعا کی، اس کے بعد فرمایا: اے خدیجہ علیہا السلام بہترین انداز سے آگے بڑھو، تم امہات المومنین میں سب سے بہترین اور افضل ہو، تم سیدہ نساء العالمین ہو۔[2]

علامہ ابن حجر عسقلانی نے بیان کیا ہے: ابو سلمہ اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب ان دونوں نے کہا: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا آئیں اور کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھ رہی ہوں کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کا خلا پر نہیں ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جی بالکل وہ بچوں کی ماں اور گھر سنبھالنے والی تھی۔[3]

عبد اللہ بن ثعلبہ بن صغیر نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: جب حضرت ابو طالب علیہ السلام اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات ہوئی کیونکہ دونوں کی وفات کے درمیان ایک ماہ پانچ دن کا فرق تھا لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو مصیبتیں جمع ہو گئیں پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں ہی رہتے اور بہت کم باہر نکلتے تھے۔[4]

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ بعثت کے دسویں سال کے آخر میں حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات ہوئی ہے اور حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات کے تین دن بعد حضرت خدیجہ علیہا السلام کا

۱۔ البحار: ج ۴۳ ص ۱۳۸۔

۲۔ مقتل الحسین علیہ السلام: ص ۲۸۔

۳۔ الإصابة في تمیز الصحابة: ج ۴ ص ۲۸۲۔

۴۔ البحار: ج ۱۹ ص ۲۰۔

انتقال ہو گیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس سال کا نام غم کا سال (عام الحُزن) رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریش میرے بارے میں حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات تک خاموش رہے۔

ابو عبد اللہ بن مندہ نے کتاب المعرفۃ میں ذکر کیا ہے کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات کے تین دن بعد ہوئی۔

علامہ قطب الدین راوندی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے: رسول اللہ ﷺ اور دیگر مسلمان شعب ابی طالب علیہ السلام سے باہر نکلے اور لوگوں میں گھل مل گئے۔ اس کے دو ماہ بعد حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات ہوئی اور اس کے بعد حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات ہوئی۔ اس طرح رسول اللہ ﷺ پر امر عظیم نازل ہوئے جس سے آپ ﷺ بہت زیادہ غمگین ہوئے۔[1]

علامہ الاربلی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے: ابن سعید نے سلسلہ سند حکیم بن حزام تک پہنچایا۔ وہ کہتا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات ماہ رمضان المبارک میں ہوئی، جب اعلان نبوت کے دس سال گزر چکے تھے اور آپ علیہا السلام کی عمر مبارک ۶۵ سال تھی۔ پس ہم نے ان کے جنازے کو ان کے گھر سے اٹھایا اور حجون (مکہ کا پہاڑ) میں دفن کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جسد مبارک کو قبر میں اتارا اس زمانے میں نماز واجب نہیں ہوئی تھی۔[2]

الحجون مکہ کی چوٹی پر ایک پہاڑ ہے جہاں پر حضرت خدیجہ علیہا السلام کے رشتہ دار دفن کئے گئے تھے۔

۱۔ قصص الأنبياء: ص ۳۲۷ نشر الهادي قم، والبحار: ج ۱۹ ص ۵۔

۲۔ كشف الغمة في معرفة الأئمة: ج ا ص ۵۱۳۔

تاریخ یعقوبی میں ذکر ہوا ہے: جب حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات ہوئی تو حضرت فاطمہ علیہا السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منسلک ہو گئیں اور روتے ہوئے فرما رہی تھیں: میری والدہ کہاں ہیں؟ میری والدہ کہاں ہیں؟

پس حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: حضرت فاطمہ علیہا السلام سے کہیے بے شک اللہ عزوجل نے تمہاری ماں کے لیے جنت میں بانس کا گھر بنایا ہے، جس میں نہ کوئی تھکن ہے اور نہ کوئی تکلیف ہے۔[1]

نیز محدث جلیل القدر شیخ قمی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات کے بعد بہت غمگین ہوئے یہاں تک کہ گھر سے باہر تشریف لانا کم کر دیا اور اس سال کا نام عام الحزن رکھا۔ امیر المومنین علیہ السلام نے حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات پر مرثیہ کہا:

اَعَینَیَّ جُودَا بَارَكَ اللهُ فِیكُمَا	عَلیٰ هَالِكَینَ لَاتَریٰ لَهُمَا مِثْلَ
عَلَیٰ سَیِّدَ الْبَطْحَاوَابْنِ رَئِیسِهَا	وَ سَیِّدَةِ النِّسْوَانِ اَوَّلَ مَنْ صَلَّیٰ
مَصَابُهُمَا اَدْجیٰ لِیَ الْجَوِّوَ الْهَوَا	فَبِتُّ اُقَاسِیٰ مِنْهُمَا الْهَمَّ وَالْثَّكَلَا
لَقَدْ نَصَرَا فِی اللهِ دِینَ مُحَمَّدٍ	عَلیٰ مَنْ بَغیٰ فِی الدِّینِ قَدْ رَعَیَا اِلّاً

ترجمہ: میری دونوں آنکھو، تم پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔ تم ان دونوں بزرگ ہستیوں کے وصال پر خوب آنسو بہاؤ کیونکہ ان دونوں نے اسلام کے لئے بہت ہی جانبازی اور غمگساری سے کام کیا ہے۔ ان دونوں کا کوئی مثل و ثانی نہیں۔

۱۔ تاریخ الیعقوبی: ج ۱ ص ۳۵۴۔

ایک تو اس سردار مکہ حضرت ابو طالب علیہ السلام پر گریہ کرو، جو رئیس مکہ ہیں اور رئیس مکہ حضرت عبد المطلب علیہ السلام کے لخت جگر اور نور نظر ہیں۔ دوسرے سیدۃ النساء حضرت خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام پر آنسو بہاؤ جنہوں نے سب سے پہلے نماز ادا فرمائی۔

ان دونوں کی جدائی اور فراق نے میرے لئے ہوا اور خلا و فضا کو غم و الم کے اندھیرے میں بدل دیا۔ پس میں ان کی جدائی کی وجہ سے رنج و الم میں ڈوبا ہوا مشکل سے راتیں گزارتا ہوں۔ غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اور رات کی نیندیں اچاٹ ہو گئیں ہیں۔

بے شک انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی اشاعت کے بارے میں مدد و حمایت کی اور ہر اس آدمی کا مقابلہ کیا جس نے بھی سرکشی، بغاوت اور مخالفت کی اور اپنی حمایت کے عہد و پیمان کا پاس کیا۔[1]

شیخ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام کی وفات اس وقت ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعب ابی طالب علیہ السلام سے باہر نکلے اور یہ ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا تھا۔ حضرت ابو طالب علیہ السلام کی وفات حضرت خدیجہ علیہا السلام کے وفات سے ایک سال بعد ہوئی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہی کو کھو دیا تو مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل تنگ ہو گیا اور بہت غمگین ہوئے۔ اس بات کی شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کی تو اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی بھیجی کہ اس بستی سے نکل جائیں جہاں کے رہنے والے ظالم لوگ ہیں۔ پس وفات ابی طالب علیہ السلام کے بعد اب مکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی مددگار نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہجرت کرنے کا حکم دیا۔[2]

۱۔ منتھی الآمال: ج۱ص۱۱۸و۱۱۹۔

۲۔ أصول الکافي: ج۱ص۴۴۰۔

اہل سنت میں سے ایک عالم نے تحریر کیا ہے: حالانکہ مرض کی شدت ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام کے اوپر شروع ہو چکی تھی لیکن مرض کی شدت نے ام المومنین علیہا السلام کو اپنے فرائض سے غافل نہیں کیا کیوں کہ آپ علیہا السلام کا سارا ہم و غم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب اور اللہ عزوجل کی طرف دی جانے والی دعوت تھی۔ آپ علیہا السلام اپنی مصیبتوں پر صبر کرتی تھیں۔ آپ علیہا السلام ہر رنج و غم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خندہ پیشانی سے پیش آتی تھیں۔ اللہ عزوجل کی طرف دی جانے والی دعوت کے بدلے ملنے والی اذیتیں حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر آثار و نقوش چھوڑ جاتے تھے، آپ علیہا السلام پر وہ گراں گزرتا اور آپ علیہا السلام ان کی دلجوئی کرتیں اور ان کے زخموں پر مرہم رکھتیں۔

کیا یہ ایک سچی صالحہ و صابرہ بیوی کا کردار نہیں جو اپنے شوہر کے حق میں جب وہ ان کی طرف نظر کرے تو اس کو خوشی محسوس ہو حالانکہ یہ ایک پیار کرنے والی ماں کا کردار ہے جو اپنے بیٹے کی پیشانی کو صاف کرتی ہے اور دنیا کی ساری پریشانیاں اس سے دور کر دیتی ہے۔ (اپنی آخری گھڑی میں جب) وہ اپنی آنکھیں کھولتی ہے تو اپنے باوفا شوہر کو اپنے اردگرد پاتی ہے، جس کے پاس دعا کرنے کے علاوہ اور کوئی اختیار نہیں ہوتا اور وہ اللہ عزوجل سے اپنی دعاؤں کی قبولیت کی آس لگائے بیٹھا ہے۔

اگر بات کریں چھوٹی بیٹی فاطمہ علیہا السلام کی، تو ان کی آنکھ سے آنسو بہہ رہے ہیں اور وہ اپنی ماں کو دور سے دیکھ رہی ہیں پھر وہ آکر اپنی ماں کا بوسہ لیتی ہے اور پھر اپنے آنسو پوچھنے دور چلی جاتی ہے اور وہ ان لوگوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے جو پیاری والدہ کے اردگرد ہیں اور ان کے آنسو بہہ رہے ہیں۔ وہ رو رہے ہیں حالانکہ یہ کم سن علیہا السلام بھی ان کی طرح سوائے رونے کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مریضہ بیوی کے پاس موجود ہیں۔ ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں، وحشت میں ان کی دلجوئی کر رہے ہیں، وقت احتضار ان کے پاس کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ وہ سیدہ علیہا السلام ہیں

جس کو اسلام میں سبقت اور استقامت کا شرف حاصل ہے۔ یہ وہ سیدہ علیہا السلام ہیں جنہوں نے دعوت الٰہی جس کی بنیادیں تازہ تھیں کی ذمہ داری اٹھائی، اپنے مومن قلب کے ساتھ جو یقین سے سرشار تھا۔ یہی وہ سیدہ علیہا السلام ہیں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کی مدد کی، اپنے مال اور اپنے مرتبے کے ذریعے سے۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ آپ علیہا السلام کو جنت میں گھر ہونے کی بشارت ملی ہوئی تھی۔

خاص رشتہ دار و اقارب لپک پڑے تاکہ ام المومنین علیہا السلام کے مرض کی شدت کو آسان کریں، ان کے گرد حلقہ بنا کر پیار و محبت کا احساس دلائیں۔ سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ علیہا السلام کے قریب تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب سیدہ علیہا السلام کے الوداع ہونے کو دیکھ رہے ہیں۔ انہی لحظات میں فراق کا وقت قریب ہو رہا تھا۔ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہیں اس حال میں دیکھنا بہت تکلیف دہ ہے، اے خدیجہ علیہا السلام ان شاء اللہ عزوجل میرے لیے اس تکلیف میں خیر قرار دے گا۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام نے اپنی روح باری تعالیٰ کے حوالے کی اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور حالتِ غم میں تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ اپنی تینوں (سگی اور لے پالک) بیٹیوں کے سامنے غم کے آثار کو ظاہر نہ ہونے دیں۔ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ بتا رہا تھا کہ حضرت خدیجہ علیہا السلام وفات پا گئیں ہیں۔

مکہ کے اطراف میں یہ خبر پھیل گئی کہ عظیم خاتون علیہا السلام وفات پا گئیں، جن کو لوگ اس سر زمین پر طاہرہ کے نام سے جانتے تھے۔ اہل مکہ کے لیے یہ خبر ہلا دینے والی تھی کہ خدیجہ بنت خویلد طاہرہ سیدہ نساء قریش علیہا السلام وفات پا گئیں ہیں۔

لوگوں نے اس خبر کو غم و رنج کی حالت میں سنا اور سیدہ طاہرہ فاضلہ کی خوبیوں کو یاد کیا۔ اس طرح کی خاتون بار بار پیدا نہیں ہوتیں۔

حضرت خدیجہ علیہا السلام کے خاندان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دشمنی کے باوجود کوئی شخص ایسا نہیں تھا جس نے یہ کہا ہو کہ جناب خدیجہ علیہا السلام نے اس سے کوئی برا سلوک کیا تھا۔ آپ علیہا السلام کا احسان و اخلاق سب کے لیے تھا۔ آپ علیہا السلام طبع سلیم اور عقل راجح، مہربان نفس اور بڑے دل کی حامل ایک منفرد شخصیت تھیں۔ آپ علیہا السلام کی شخصیت کی مثال ڈھونڈنا مشکل تھا۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام روتے ہوئے اس المناک منظر کو دیکھ رہی تھیں، جس نے تمام مسلمانوں کو مکہ میں جمع کیا ہوا تھا۔ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب متوجہ تھے۔ ان کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آئی مصیبت نے ان کے دلوں کو چھلنی کیا ہوا تھا۔ کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ جناب سیدہ علیہا السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں کیا عظمت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے کس قدر محبت کرتے ہیں۔ قبر تک مسلمان شریک رہے اور وہ وقت نہایت رنج والم کا وقت تھا۔

حجون کی جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں خود اترے۔ اس وقت نماز جنازہ فرض نہیں ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود قبر میں اتارا اور ان کے لیے بہت سی دعائیں کیں۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام اپنی ماں کے کمرے میں روتے ہوئے آئیں۔ اپنی پیاری ماں کا چہرہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی آنکھوں سے اوجھل ہو ہی نہیں سکتا تھا گویا وہ اب بھی ان کے سامنے کھڑی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خندہ پیشانی سے کھڑی ہیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو حضرت جبرئیل علیہ السلام کا پیغام سنا رہے ہیں: ”خدیجہ علیہا السلام کو سلام کہو اس کے رب کی طرف اور میری طرف سے“۔

گویا اس وقت وہ فاطمہ علیہا السلام کے سامنے اللہ عزوجل کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہہ رہی ہیں اللہ عزوجل سلام ہے، اس کی طرف سے سلام ہے اور جبرئیل علیہ السلام پر سلام ہے اور اے اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہے۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام اپنی ماں کے چہرے کے تبسم کو دیکھ رہی ہیں اور زہراء علیہا السلام ایک وقت میں مسکرا بھی رہی ہیں اور گریہ بھی کر رہی ہیں۔ مسکرانے کی وجہ یہ ہے کہ طاہرہ، سیدہ نساء قریش، سیدۃ المسلمین ام المومنین علیہا السلام اس وقت جنت کی نعمتوں میں سرشار ہیں اور گریہ اس فراق جسدی کی وجہ سے کر رہی ہیں جو ہر ذی روح کے لیے اس دنیا میں مکتوب ہے۔ یہ اللہ عزوجل کا اپنی مخلوق میں قانون ہے اور یہ وہ عواطف ہیں جو اللہ عزوجل نے انسان کے جسم میں نصب کیے ہیں، عواطف حزن و فرح۔[1]

خاتمہ

سیدہ خدیجہ علیہا السلام کی زیارت

ہمارے استاد فقیہ اہل بیت عصمت و طہارت سید تقی قمی حفظہ اللہ نے ذکر کیا ہے:

شک و شبہ نہیں ہے کہ درج ذیل زیارت کو بجالانے میں خواہ قریب سے ہو یا بعید سے ہو، رجاء کی نیت سے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے کیوں کہ باب رجاء وسیع ہے۔ نیز زیارت کے رجحان پر اس طرح بھی استدلال قائم کیا جاسکتا ہے کہ آپ علیہا السلام کی زیارت اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت امیر المومنین علیہ السلام، حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نیز آئمہ علیہم السلام کی قربت کا سبب ہے۔ لیکن مکمل احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ زیارت میں شریعت کی طرف سے حکم ہونے کی نیت نہ کریں بلکہ رجاء (امید) کی نیت سے زیارت کریں۔ اللہ عزوجل اشیاء کی حقیقتوں سے آگاہ ہے۔

۱۔ إنها فاطمة الزهراء علیہا السلام ط المنار للنشر دمشق ص ۱۱۴، الدکتور محمد عبدة یمانی۔

فقیہ اہل بیت عصمت و طہارت شیخ احمد آل کاشف الغطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام کی زیارت کرنا قبرستان حجون (جنت المعلاء) میں مستحب ہیں۔[1]

فقیہ اہل بیت عصمت وطہارت سید گلپایگانی اعلی مقامہ نے ذکر کیا ہے: حجاج کے لیے مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے چند امور تاکیدی مستحب ہیں، جن میں سے ایک حضرت خدیجہ الکبری علیہا السلام کی قبر کی زیارت ہے اور آپ علیہا السلام کی قبر حجون میں پہاڑ کے پاس مشہور جگہ پر ہے۔[2]

فقیہ مقدس سید عبد الاعلی سبزواری رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے: حضرت خدیجہ علیہا السلام کی قبر جو معلی میں معروف ہے، کی زیارت مستحب ہے کیوں کہ آپ علیہا السلام ام المسلمین ہیں۔ اولاد کی نیکیوں میں سے ہے کہ وہ اپنی ماں کی وفات کے بعد اس کی قبر کی زیارت کریں۔ حالانکہ آپ علیہا السلام نے توانتھک محنت وجدوجہد کی تھی، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرنے کے لیے اپنا سارا مال پیش کر دیا۔ اس کے علاوہ بہت سے دیگر قابل فخر کارنامے ہیں جناب سیدہ علیہا السلام کے، جن سے فریقین کی کتابیں بھری پڑی ہیں پس اگر اب بھی کسی کو زیارت کے رجحان میں شک ہے تو وہ اپنی ماں کی طرف سے عاق شمار ہو گا۔[3]

مرحوم سید محسن الامین رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت کو ذکر کیا ہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا زَوْجَةَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا اُمَّ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ سَيِّدَةِ نِساءِ الْعالَمِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أَوَّلَ الْمُؤْمِناتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ أَنْفَقَتْ مالَها فِي نُصْرَةِ سَيِّدِ الْأَنْبِياءِ، وَ نَصَرَتْهُ مَا اسْتَطاعَتْ وَدافَعَتْ عَنْهُ الْأَعْداءَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا

۱۔ قلائد الدرر في مناسک من حج واعتمر: ص۱۴۳۔

۲۔ مناسک الحج: ص۱۶۷و۱۶۸۔

۳۔ مھذب الأحکام: ج۱۴ص۴۰۱۔

مَنْ سَلَّمَ عَلَيْها جبْرَئِيلُ، وَ بلَّغَهَا السَّلامَ مِنَ اللهِ الْجَلِيلِ، فَهَنِيئاً لَكِ بِما أَوْلاكِ اللهُ مِنْ فَضْل، وَالسَّلامُ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكاتُهُ.

ترجمہ: سلام ہو آپ علیہاالسلام پر اے ام المومنین، سلام ہو آپ علیہاالسلام پر اے زوجۂ سید المرسلین، سلام ہو آپ علیہاالسلام پر فاطمہ زہراء علیہاالسلام کی والدہ محترمہ جو سیدہ نساء العالمین ہیں، سلام ہو آپ علیہاالسلام پر جنہوں نے مومنات میں سب سے پہلے ایمان قبول کیا، سلام ہو آپ علیہاالسلام پر اے وہ ہستی جس نے اپنامال سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت میں خرچ کر دیا، جہاں تک طاقت و قدرت تھی اعداء اسلام کے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دفاع کیا، سلام ہو اس پر جس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سلام کیا، اور اللہ عزوجل کی طرف سلام پہنچایا، پس مبارک ہو آپ علیہاالسلام کو وہ فضل جو اللہ عزوجل نے عنایت کیا ہے، اللہ کا سلام ہو آپ علیہاالسلام اور اللہ کی رحمت وبرکات ہوں آپ علیہاالسلام پر۔

سید بطحائی رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری زیارت ذکر کی ہے:

اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا زَوْجَةَ رَسُولِ اللهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا زَوْجَةَ نبی اللهِ خاتَمِ النَّبِيّين، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ فاطِمَةَ الزَّهْراءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَیْ شَبابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا أُمَّ الْمُؤْمِناتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا خالِصَةَ الْمُخْلِصاتِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا سَيِّدَةَ الْحَرَمِ وَ مَلِكَةَ الْبَطْحاءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ بِرَسُولِ اللهِ مِنَ النِّساءِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ وَفَتْ بِالْعُبُودِيَّةِ حَقَّ الْوَفاءِ، وَ اَسْلَمَتْ نَفْسَها وَ اَنْفَقَتْ مالَها لِسَيِّدِ الْأَنْبِياءِ اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا قَرِينَةَ حَبِيبِ اِلهِ السَّماءِ، اَلْمُزَوَّجَةِ بِخُلاصَةِ الْأَصْفِياءِ، يا بْنَةَ اِبْراهِيمَ الْخَلِيلِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا حافِظَةَ دِينِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا ناصِرَةَ رَسُولِ اللهِ، اَلسَّلامُ عَلَيْكِ يا مَنْ تَوَلّى دَفْنَها رَسُولُ اللهِ، وَ اسْتَوْدَعَها اِلى رَحْمَةِ

اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّكِ حَبِيبَةُ اللّٰهِ وَ خِيَرَةُ اُمَّتِهِ، اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَكِ فِى مُسْتَقَرِّ رَحْمَتِهِ فِى قَصْرٍ مِنَ الْيَاقُوتِ وَ الْعِقْبَانِ، فِى اَعْلٰى مَنَازِلِ الْجِنَانِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ۔[1]

ترجمہ: سلام ہو آپ علیہا السلام پر زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو سید المرسلین ہیں، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے ایسی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، سلام ہو آپ علیہا السلام پر فاطمہ زہراء علیہا السلام کی والدہ، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے حسن و حسین علیہما السلام کی والدہ جو تمام اہلیان جنت کے سردار ہیں، سلام ہو آپ علیہا السلام پر آئمہ طاہرین علیہم السلام کی والدہ، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے ام المومنین، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے ام المومنات، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے اللہ کی مخلص ترین کنیز، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے سیدہ حرم اور ملکہ بطحاء، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے وہ خاتون جس نے خواتین میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے وہ ہستی جس نے اپنی بندگی کا حق ادا کیا، اپنا سر تسلیم خم کیا اور اپنا مال سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خرچ کر دیا، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے آسمان کے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مصاحبہ، آپ علیہا السلام کی تزویج خلاصۃ الاصفیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی، اے ابراہیم علیہ السلام خلیل کی بیٹی سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے اللہ کے دین کی حفاظت کرنے والی، سلام ہو آپ علیہا السلام پر اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کرنے والی، سلام ہو اس پر جس کے دفن کی ذمہ داری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری کی اور اللہ عزوجل کی رحمت کے سپرد کیا، میں گواہی دیتا ہوں آپ علیہا السلام اللہ عزوجل کی حبیبہ اور بہترین کنیز ہیں، بے شک اللہ عزوجل نے آپ علیہا السلام کو اپنی رحمت کے سائے میں یاقوت وعقبان کے محلوں میں رکھا جنت کے اعلی مقامات پر، اللہ عزوجل کا درود ہو آپ علیہا السلام پر اللہ عزوجل کی رحمت وبرکات ہوں آپ علیہا السلام پر۔

۱۔ آداب الحرمین: ص ۵۵ موسسۃ خزر طھران۔

میں کہتا ہوں: ہمارے استاذ آیۃ اللہ العظمی سید قمی حفظہ اللہ نے بیان کیا ہے اور وہ بیان اس زیارت کو بھی شامل کرتا ہے کیوں کہ یہ زیارت آئمہ علیہم السلام سے منقول نہیں ہے بلکہ علماء کی طرف سے ترتیب دی گئی ہے، تو لازم ہے کہ اس زیارت کو رجاءً پڑھا جائے نہ کہ مستحب کی نیت سے، کیوں کہ باب رجاء وسیع ہے، اللہ عزوجل امور کی حقیقتوں سے باخبر ہے۔

یہ تمام الکلام ہے، ساری تعریفیں اللہ عزوجل کے لیے ہیں۔ صلاۃ و سلام ہو ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آل اطہار علیہم السلام کے اوپر ہمیشہ کی لعنت ہو ان کے سارے دشمنوں کے اوپر قیامت کے دن تک۔

Ilham®
Swiss Collection
Non-Alcoholic & Long-Lasting Fragrances
ORDER ANY 5 & GET 1 VIAL FREE!
White Musk
Heave
CK
Asee
Cool
Sabaya
Swiss Collection
Exclusive Fragrances
Please visit our website
www.ilhamperfumes.com
to view complete product range.
Available in 60+ Fragrances
Exclusive & Long Lasting Fragrances!
SCANDAL
WHITE OUD
Swiss Collection
eau de parfum
300+ FRAGRANCES AVAILABLE
Order Now!
0092-301-1131549
0092-301-1131550

HEMANI
Live Natural

HEMANI
fragrances

House of Fragrances

BECAUSE EVERY FRAGRANCE TELLS A STORY!

Perfumes | Body Sprays | Attars | Body Mists | Bakhoors | Sports Fragrances

USE DISCOUNT CODE TO AVAIL 20% OFF*

HEMANI20

Email: info@hemanitrading.ae | www.hemaniherbals.com

Scan Me